

تضامین
نعت



راجا رشید محمود

تضامینِ نعت

شاعر مشرق

حکیم الامت

علامہ محمد اقبالؒ

کے

اشعارِ نعت

پر

تضمینیں

تضمین نگار:

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) لاہور

شعرِ اقبالؒ پہ بنیاد رکھی ہے جس کی
فضلِ خالق سے ہے یہ گیارھواں دیواں میرا

شاعر کا گیارہواں اُردو مجموعہ نعت

تضامین نعت

(علامہ اقبالؒ کے نعتیہ اشعار پر تضمینیں)

شاعر

راہار شیخ محمود

مصحح

(ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

مرید ہند کی وساطت سے

پیر رویؒ کے نام.....

چھپو گاہ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس 5 حسن چیمبر، عقبہ بازار، قطب الدین ایکس

نیدرلینڈز لاہور۔ فون: 7230001

نیدرلینڈز لاہور۔ فون: 7230001

اول (۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ)

۱۰۰۰

ایک سو روپے

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اتھیر منزل نیو سٹار مارکالونی ملتان روڈ لاہور۔ فون: 7463684

سیماي فکر

میر دیگر مبدعہ چیز سے دیگر
 کی محبت سے دعا کرتے تو ہم تیرے ہیں
 جہاں جج ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
 جہاں عشق کا جب حسن ازل نے پہنا
 رش کا بنے بھی کہے کا ہے صہ کا اس پر
 آت کہ ہر انداز در رحمت کشاد
 خشک چوب را ز بحر خویش گریاں کردہ ای
 آب حیات کی میں ملے ہیں دو عالم کی امتیں
 شوم پردہ را از روئے تقدیر
 باشم بستی صلیب دیدہ اٹھتی ہوئی
 مذہب او طالع ملک و نسب
 آ سرا و آواز در رویت نظر
 اس غلور تو شباب زندگی
 دروں کو دی حضور ﷺ یہ پیغام زندگی
 ہوا ہو انکی کہ ہندوستان سے اسے اقبال
 موت آجائے تو طیبہ کے کسی کو چپے میں
 دست نشان رحمت کھیتی توار
 بہار ہنس کو بھیجتا تھا میں مدینہ سے آن رضواں
 آدم طیبہ دیں ہے مسلم کا تو بمانی ہے تو
 تو ہاش ایہ جا و پا خالصاں عیاور
 ۹ سراپا انتظار او منتظر
 ۱۱ جہاں جج ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
 ۱۳ عشق کے طیبہ میں وہ آپ اپنا خریدار آیا
 ۱۶ جس کی منزل ہے ایسی مرا کا شانہ دل
 ۱۸ کہہ را پیغام لا تحریب داد
 ۲۱ اور رشتہ زباں و مکان کٹ گیا ہے آج
 ۲۳ مشر قومید و راہ مصطفیٰ ﷺ گمیر
 ۲۵ دیدہ کن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا
 ۲۶ قریش و مکر از فضل عرب
 ۲۸ اب و ام شکستہ ای محبوب تر
 ۳۰ جلاہ انت تعبیر خواب زندگی
 ۳۲ میں موت و وحشت ہوں دیار حجاز میں
 ۳۴ آواز کے مجھ کو غبار رو حجاز کرے
 ۳۶ میں نہ انھوں جو مسیحا بھی کہ "قم" بھگو
 ۳۸ آواز آدم کہ میرم در حجاز
 ۴۰ بارہ شکل سے ان کو پہاڑ سے بہانے بنا بنا کر
 ۴۲ نیکو جاذب تاثر کی شمعوں کا ہے تو
 ۴۴ من دلم ہوائے منزل دوست

محبت ہے خاص پاک مدینے کی خاک کو
 میں نے سوکھن ہنس کو کیا اس پہ ٹکار
 کہ کہ بعد تو نبوت شد بہر منہم شرک
 یہی اسلام ہے میرا بھی ایمان میرا
 یا خدا در پردہ گوینا یا تو گویند آشکار
 جب کیا گرد و پردہ میں گھر ہے دو جا میں
 ناز تھا حضرت موسیٰ کو یہ بیضا ہے
 از تو بالا پایہ ایں کائنات
 اس تجھ سے دیدہ مد و انعم فروغ گیر
 ہے تری ذات مبارک مل مشکل کے لیے
 ۱۱ پیام کن پہ صبح من ربانی
 عشق نبی میں قبلہ نما سے ہوں بے نیاز
 در جہاں زی چوں رسول انس و جان
 خوری کی جلوں میں مصطفیٰ ﷺ
 نظر و شامی و اداریہ مصطفیٰ ﷺ
 نگاہ عشق و مستی میں دلی وہی آخر
 قوت قلب و جگر گرد نبی ﷺ
 قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
 از کلید دہیں در دنیا کشاد
 سالار کارواں ہے میر حجاز ﷺ اپنا
 سوز صدیق و علی از حق طلب
 آئے ہیں آپ لے کے شفا کا پیام کیا
 من رسوا حضور خلیفہ ﷺ ما را
 ۵۵ خورشید بھی گیا تو وہاں سر کے بل گیا
 ۵۷ رحمت طیبہ میں اگر زیر قدم خار آیا
 ۶۰ ہر دم را روشن ز نور شمع عرفان کردہ ای
 ۶۲ تیرے بخارہ رخسار سے جہاں ہوتا
 ۶۴ رسول اللہ ﷺ او چہاں و تو پیدائے من
 ۶۶ کہ ہر فراک صاحب دولتے شہر سرخود را
 ۷۰ گلی کا محل نقش کعب کا تیرا
 ۷۲ تیرے تو سرمایہ ایں کائنات
 ۷۴ اسے تیری ذات باعث غلوں کائنات
 ۷۶ نام ہے تیرا دوا دیکھے ہوئے دل کے لئے
 ۷۸ شمع را تاب مد آورده شست
 ۸۰ نور یقین ہے قلب ہی قبلہ نما ہے آج
 ۸۲ تا چوں او باشی قبول انس و جان
 ۸۴ خوری کی جلوں میں کبریائی
 ۸۶ ایں گلی ہائے ذات مصطفیٰ ﷺ
 ۸۸ وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طہ
 ۹۰ از خدا محبوب تر گرد نبی ﷺ
 ۹۲ دہر میں دم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے
 ۹۴ ہم پر او بھن ام تکین نزار
 ۹۶ اس نام سے ہے باقی آرام جاں دارا
 ۹۸ زہد عشق نبی ﷺ از حق طلب
 ۱۰۰ دلتے ہیں اہل درویشیا سے کام کیا
 ۱۰۲ صاحب من ز چشم او لبھاں گمیر

- ۱۱۳ شوقِ زار اگر نہ ہو مہری نماز کا نام
 میرا قیام بھی حجابِ میرا کدو بھی حجاب
 ۱۱۴ می توانی مگر بڑاں شدن
 مگر از شان نبی ﷺ تو اں شدن
 ۱۱۸ عیدِ افلاک کا استاد اسی نام سے ہے
 جس بستی تیش آبادہ اسی نام سے ہے
 ۱۲۰ مقامِ خویش اگر خواہی دریں دیر
 آہ دل بند و راہِ مصطفیٰ ﷺ رو
 ۱۲۱ وہ یکہ گام ہے بہت کے لیے عرشِ بریں
 کہ رہی ہے یہ مسلمان سے صراج کی رات
 ۱۲۳ نویس اللہ 'بر لوجِ دلِ من
 کہ ہم خود را' ہم او را فاش یفیم
 ۱۲۶ ازاں فقرے کہ با صدیقِ رادی
 'تو نہ آدہ' ایں آدودہ چاہ را
 ۱۲۸ خرابِ جراتِ آں رندِ پاکم
 لدا را 'ت' 'ما را' مصطفیٰ ﷺ پس
 ۱۳۰ حضورِ دیر میں آسودگی نہیں ملتی
 ہم نے کھرا کے کمر تذکرہ چھیڑا اپنا
 ۱۳۲ یوں تو پوشیدہ زندگی تھے سے ہماری حالت
 من اسے میرا ام ﷺ داد از خواہم
 ۱۳۹ احوالِ واقعی

☆☆☆☆☆

عبد ہم ہیں عہدہ سرکار ﷺ ہیں
 اک زمین اک آسماں انحصار

ہم ہوئے نامحرمی کے عہدی
 وہ حقائق آشنا وہ حق نگر

حال سے اک اک کے محرم وہ ہوئے
 ہم تو اپنی بھی نہیں رکھتے خبر

ہم خطا و جرم میں اپنی مثال
 وہ مددگار و شفیع و داد گر

دُورِ پیرار ان کا آفتاب
 حیفِ ظلمت میں رہے ہم عمر بھر

حق کے بندے ہم مگر احقر نہاد
وہ صیپ کبریا' خیر البشر ﷺ

ہم منزل سے دھنسنے زیرِ زمیں
اور علو کرتے وہ پچھے عرش پر

وہ پیہرِ ﷺ ہادی راہ بُدی
خود سے ہم نا آشنا گمراہ تر

یہ طریقہ ہم سے بدبختوں کا ہے
معصیت کاری میں کرتے ہیں بر

اور سلیقہ دیکھ لو سرکارِ ﷺ کا
النفات و لطف و عفو و درگزر

دیکھنا مقصود ہے گر اہل شوق
فرق دونوں میں عیاں ہے کس قدر

تو کلام شاعرِ مشرقؒ پڑھو
”عبد دیگر“ عبدہ چیزے دگر

ما سراپا انتظار او منتظرؒ

اپنے آقا ﷺ سے عقیدت کو جو محکم کر لے
یہ کہا رب نے کہ موجود و عدم تیرے ہیں

عبد سرکارِ مدینہ ﷺ جو تو کہلائے گا
مسجد و منبر و محراب و حرم تیرے ہیں

لے چلیں گے تجھے فردوس کی منزل پہ یہی
جانبِ طیبہ کو اٹھے جو قدم تیرے ہیں

امتی ان کا جو ٹھہرا تو مبارک ہو تجھے
شرق و غرب اور غرب اور بحکم تیرے ہیں

”بد سرکارِ ﷺ کی خواہش میں جو ہے گریہ کناس
ایسی صورت میں کہاں رنج و الم تیرے ہیں

جو بنے پیروی سرور عالم ﷺ کے طفیل
رہنما دنیا کو وہ نقش قدم تیرے ہیں

یہ زماں اور مکاں اور عوالم سارے
لطیف احمد علیہ السلام ہے یہ فیضانِ کرم تیرے ہیں

دشت و صحرا تو ہیں اک دھول ترے قدموں کی
باغ فردوس و گلستان ارم تیرے ہیں

تُو جو اُن کا ہے تو جتنے ہیں خزانے میرے
ذاتِ اقدس نے کہا میری قسم! تیرے ہیں

نثرِ کز رب نے تری بات بنائی ایسے
”کی محمد ﷺ سے وفا توئے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں“

.....

نورِ سرکار ﷺ کی تخلیق سے آغاز کیا
جب رکھا خالق و مالک نے ظہور آپ اپنا

اپنے محبوبِ مکرم علیہ السلام کو جہاں میں بھیجا
اس نے غلوت کو جو جلوت میں بدلنا چاہا

سرِ آغینیرِ اسرا نہ کسی نے دیکھا
کوئی کس کا تھا محب کون تھا کس کا شیدا

رب رؤف اور رحیم اور مرے آقا ﷺ بھی
ہیں عجب اس سے مغایم و معانی پیدا

”قَابِ قَوْسَیْن“ کی قربت سے بھی جو کم ٹھہری
یہ وہ قربت تھی کہ جائز ہوا اس کا اخفا

یہ ہے قرآن میں وضاحت کہ خداوند جہاں
الفت و عشق کا رکھتا ہے کسی سے نانا

رب اکرم نے رکھا ان ﷺ کو رسول اکرم
اُس کا علقا تو ران کا بھی نہیں ہے سایہ

لامکاں میں ہو کہ طیبہ کے گلی کوچوں میں
اس نے وحدت میں نہ کچھ فرق ڈوئی کا رکھا

رب نے ”اَوْحٰی“ جو کہا ہے تو ہے ممکن یہ بھی
بجید کھل جائے مگر پھر بھی رہے درپردہ

خلوت خاص میں جب رب نے انھیں دی تخصیص
کیا رہی اس پہ بھی وہ ذات یگانہ تنہا

منزل قرب میں دو جلوؤں کو لا کر رب نے
راز یوں کثرت و وحدت کا کیا ہے رافشا

کس کا فرمان کسی اور کا فرمان ہوا
قیع کس کا ہے جو رب جہاں کو بھایا

کس کی بیعت ہے جو اللہ کی بیعت ٹھہری
دست محبوب خدا ﷺ ہاتھ کہو ہے کس کا

”اَیُّکُمْ مَّثَلٰی“ کی دی کس نے تھدی سب کو
”مَا کُفِیْتُ“ کا ہے کس ہستی کی خاطر چرچا

رب کو خالق انھیں کہتا ہوں میں اس کا محبوب
میں پیہر ﷺ کو خدا تو نہیں کہتا حاشا

شعر اقبال میں میں نے یہ جسارت کی ہے
جس جگہ لکھا تھا ”یثرب“ وہاں ”طیبہ“ رکھا

ورنہ اُس شخص پہ اسرار حقیقت وا ہیں
راز درپردہ کا میں نے اُسے محرم پایا

وہ قلندر ہے حق آگاہ ہے اور کہتا ہے
”پیہر ہن عشق کا جب حُسنِ ازل نے پہنا
بن کے طیبہ میں وہ آپ اپنا خریدار آیا“

دل سے سرکار ﷺ کی مدحت کی صدا آتی ہے
قصہء عشق و وفا لکھا ہے ایسا اس پر

اپنے محبوب ﷺ کی الفت کو جگہ دی اس میں
یہ کرم تو نے کیا ہے مرے مولا اس پر

محترم ہے یہ زمانے کی نگاہوں میں بھی
خوش نہ کیوں ہوتا ہر اک دیدۂ رینا اس پر

انحصار اور بھی لوگ اس پہ کیا کرتے ہیں
خوش گمانی نہیں خود مجھ کو ہی حاشا اس پر

نظر انداز اسے آپ نہ فرمائیں کبھی
آپ کی چشمِ ترسم رہے آقا ﷺ اس پر

مستعیر اس کا ہر اک گوشہ ہوا جاتا ہے
روشنی ڈالتا ہے سلعہء خضر اس پر

شہر سرکار ﷺ کی باتیں ہی اسے بھاتی ہیں
ہے عنایاتِ تیسرے ﷺ کا جو سایہ اس پر

ہو گئی میری مدینے میں رسائی آسماں
جب بھی احساس نے فرمایا بھروسا اس پر

خاکِ طیبہ سے شناسا یہ ہوا ہے جب سے
میرا اُس روز سے کوئی نہیں دعویٰ اس پر

احترام اس کا فرشتے بھی کیا کرتے ہیں
ثبت سرکار ﷺ کا ہے نقش کف پا اس پر

محو حیرت ہوں یہاں کون چلا آتا ہے
”عرش کا ہے“ کبھی کبھے کا ہے دھوکا اس پر
کس کی منزل ہے الٰہی! مرا کاشانہء دل“

تھا عزیز آقا ﷺ کو اُن کا بھی مفاد
جن کو تھا سرکارِ والا ﷺ سے عناد

تھا کرم سرکارِ ﷺ کا ضربِ اِشک
اس پہ عفو و درگزر تھی مُستزاد

کر دیا ان کو پیغمبرِ ﷺ نے معاف
جو رہے آمادہٴ شر و فساد

جنگ اُن نے جو اٹھائیں اسلحہ
قولِ آقا ﷺ سے تھی یہ روحِ جہاد

لاشوں کا مُئلہ پیٹ ممنوع تھا
ان کا بھی جن کے مظالم تھے زیاد

ابنِ حاتم کو بہت تکریم دی
اس کے والد کو بھی دی آقا ﷺ نے داد

اُن نامہ اس کو آقا ﷺ نے دیا
جو چلا تھا قتل کرنے نامراد

قیدیوں سے بدر کئے حسنِ سلوک
لائقِ تعزیر تھے گو وہ عباد

چھوڑ کر قیدی ہوازن کے سبھی
کر دی واپس ان کی ساری جائیداد

کعب کی دھوڑ کی صفوان کی
زندگی پر کر دیا آقا ﷺ نے صاد

ہند اور وحشی بھی اور ہمار بھی
ہو گئے آقا ﷺ کے در سے ہامراد

تھا کرم عثمان بن طلحہ پہ بھی
بدتیزی تھی اگرچہ اس کی یاد

تَبَّ، مَعْبُوبٌ، شَفِيعَتُكَ كَبِدًا
نَ، فَزَيَا نَبِيٍّ ﷺ نَ، اِعْتِمَادُ

فَتَحَ مَلَكٌ، بِرَجِيمٍ ﷺ، كَ، خُطَابِ
تَ، تَقْدِيسِ، عَمَّ، بِ، سَارَا، مَوَادِّ

اس لیے اقبالؒ کو کہنا پڑا
”اَسْ کہ ہر اعدا در رحمت کُشاو
مَلَّہ را پیغام لَا تَشْرِيبَ داد“

بولی راتوں رات ہو آیا سرِ افلاک و عرش
کون سی ہستی تھی وہ؟ سرکارِ ﷺ وہ تھے آپ ہی

آپ کا ہے طرفہ یہ اعزازِ امم الانبیاء ﷺ
انبیاءِ سارے ہوئے معراج کی شبِ مقتدی

نُظَرِ پرکار واضح ہو گیا لَوْلَاک سے
آپ کی ہستی جہانوں کے لیے ہے مرکزی

موت ہے سرکارِ والا ﷺ کے کرم سے انحراف
اِس سے وابستہ رہیں تو زندگی ہے زندگی

دے کے عصیاں کوش لوگوں کو شفاعت کی نوید
میرے آقا ﷺ آپ نے دی ہے تسلی پہنچنی

آپ نے امت کے ہر ہر فرد کو تلقین کی
بھائی بندوں کی طرح سے ربط رکھیں باہمی

امت فیہم کی مٹی ہم کو نوید جاں فزا
تو عذاب رب سے ہم کو جل گئی ہے خلاصی

آپ کی عظمت کو تو سیلوٹ کرتے ہیں سبھی
مجھ سا عصیاں کار ہو یا پارسا و شقی

آپ نے خوشحال سب غمِ زدن کو کر دیا
ہو گئی ضربِ ہاشل سرکار ﷺ کی دریا دلی

آپ کو سب معجزے رب نے ودیعت کر دیے
آپ ہیں خلاقِ عالم کے رسولِ آخری ﷺ

دست بستہ سب ہیں آقا ﷺ سے تسبیح کے لیے
وہ ٹھہر ہوں یا حجر ہوں جانور یا آدمی

اوستہ کرتے تھے زبانِ بے زبانی میں کلام
آپ سے ہر بات قصویٰ اور غصہ نے کہی

بُصری کے اشجارِ سجدہ کر رہے تھے آپ کو
مٹھی میں گویا ہوئی تھی سنگروں کی آگ

یہ بھی اے میرے پیسیر ﷺ آپ کا ہے معجزہ
مجھ سا بے علم و ہنر اور نعت کی ہو شاعری

آپ کا حسنِ کرم ہے آپ کا اعجاز ہے
یہ جو آنکھیں آپ کے تذکار میں ہیں شبنمی

میں تو پھر بھی جان اور احساس رکھتا ہوں حضور ﷺ
”خشک چوبے رازِ ہجر خویش گریاں کردہ امی“

رب اور حبیب رب ﷺ کا ملن ہو چکا مگر
کیا جانے کہ کیسی رہیں ان کی قربتیں

فرش زمیں سے عرش تک نقشہ عجیب تھا
کون و مکان میں تھیں تو مسط تھیں حیرتیں

جب مل گیا ہے نور پیہر ﷺ سے نور حق
دنیا سے دور کس طرح ہوتیں نہ ظلمتیں

معراج میں ہمارے لیے یہ نوید ہے
ہم کو ملیں شفاعت سرکار ﷺ کی چھتیں

وقت وصال بھی رہا سرکار ﷺ کو خیال
ناگفتہ بہ ہیں ملت بیضا کی حالتیں

دینے کو طالحین کو نعمت کے رُوپ میں
اسرا میں دیکھیں میرے پیہر ﷺ نے جنتیں

عصیاں شعار امتوں کے لیے حضور ﷺ
اس رات رائے رب دو عالم سے نعمتیں

معراج میں نبی ﷺ کو ملیں جو قدیر سے
ایسی کسی کو بھی نہ میسر تھیں خلوتیں

سرکار ﷺ ہی کو علم ہے اوروں کو کیا خبر
کیسی ہیں ان سے خالق عالم کی اقلیتیں

دیکھی جو ذات حق تو نہ چھٹی نبی ﷺ نے آکھ
اس پر گواہ ہو گئیں قرآن کی آیتیں

مہر و مہ و نجوم تھے سارکت شب وصال
ٹھہرا تھا وقت اور گم اس کی تھیں ساعتیں

اللہ! قدسیانِ فلک تک نے دیکھ لیں
اسرا کی رات سرورِ عالم ﷺ کی رفتیں

قدرت ہے یہ بھی خالق ہر مانس و جان کی
ظاہر ہوئی ہیں جس سے پیغمبر ﷺ کی قدرتمند

بالائے عرش چتے چتے جا رہے تھے آپ
دیکھو حبیب خالق و مالک ﷺ کی طاقتیں

ہر راہ و کے پیش رو راہِ خدا میں تھے
ہر تیز رو سے لے گئے سرکار ﷺ سبقتیں

دانہ راز پرده کُش اس طرح ہوا
”اک جست ہی میں طے ہیں دو عالم کی وسعتیں“

اور رشتہ زمان و مکان کٹ گیا ہے آج“

کرے گا مصطفیٰ تقلید آقا ﷺ
یہی روح مُقَدَّر کی ہے تحریر

طاعتِ رزمی ہے مصطفیٰ ﷺ کی
چوڑ کی یہی ہے ایک تدبیر

چلیں گے رُشباعِ مصطفیٰ ﷺ میں
تو مل جائے گی سب خوابوں کی تعبیر

نقوشِ پائے آقا ﷺ رہنما ہیں
نہ یہ نسخہ نَجْرَب اور اکسیر

دکھائی راہِ معراجِ نبی ﷺ نے
کہ مسلم ہو کر وہ شے کو تنخیر

ہے رحمت رب کی ان پر سایہ گستر
عبد مصطفیٰ ﷺ کیسے ہوں دل گیر

بہت گزری ہیں نظروں سے ہماری
کتاب عشق و الفت کی تفاسیر

مگر قبل نے یوں راز کھول
”مکشودم پردہ را از روئے تقدیر“
مشو نومید و راہ مصطفیٰ ﷺ گیر

ہوتی مقصود نہ جو مہینے نبی ﷺ کی تخلیق
ات قدس بس اسی سچ پہ تنہا ہوتی

عرش و افلاک نہ حوریں نہ فرشتے ہوتے
نہ کوئی شے نہ کسی شے کی تمنا ہوتی

کوئی جوہر گہر افکار نہ ہوتی ہرگز
کیسی دُنیاۓ تصور وہ تو عنقا ہوتی

ذات جب اس کی نہاں اور نہاں تھے اوصاف
پھر ربوبیت خالق کبھی پیدا ہوتی؟

پردہ اٹھ جاتا یہ ممکن تھا یہ واجب تھا اگر
سوا اس کے کوئی شے پس پردہ ہوتی

یہ تماشے ہیں جو قدرت کے نہ ہوتے دن رات
بیدا ہوتی نہ کوئی چیز نہ مُردہ ہوتی

بات کرتا نہ کوئی کوئی نہ سنتا اس کو
رد نہ ہوتی نہ کوئی بات گوارا ہوتی

حال کی ماضی و فردا کی نہ ہوتی تفریق
آج کل ہوتے نہ اس طرز کی دنیا ہوتی

آپ ﷺ کا صن دکھانا اسے مطلوب تھا سب کو ورنہ
جو بھی شے ہوتی نہ ہونے ہی کا ہونا ہوتی

نہی ہی کا تعلق ہستی ہوتا
”چشمِ ہستی صفتِ دیدہ اُعلیٰ ہوتی
دیدہ گمن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا“

علمِ رانی اُن کی ہر دنیا پہ ہے
میں نبی ﷺ شاہِ عجم شاہِ عرب

ان سے وابستہ ہے نظمِ کائنات
ان سے قائم ہیں ہمارے روز و شب

ان کی نظروں میں برابر ہیں سبھی
ایک ہیں اُس بارگہ میں سب کے سب

رکبیں غلاموں کو عنایت عزتیں
راخا ٹھہرایا عفت کا سب

میں بلاؔ و ابنِ یاسرؔ سرفراز
سرگوس پوجہل ہے اور بولہب

ہم یواؤں کو کی تعین خلق
کینہ و بغض و خند ہوا سے غضب

سب برابر ہیں برابر میں سہمی
جو سہمیائے ہمیں اغت کا ڈھب

۱۰ میں مومن کے ہو ہر مومن شریک
سہ نہش سب کے لیے وہ طرب

کبریا کے غیر سے منہ موڑ لو
جو بھی چاہو وہ کرو رب سے طلب

رہو اقدار شرافت کا خیال
بے تعصب ہو تو ہو گے بے تعب

ہے خلاصہ ان کی تعلیمت کا
چھوٹوں پر شفقت بزرگوں کا ادب

کرتے تھے تعظیم عصمتِ مدام
کھوتے تھے جب مرے سرکارِ مصلیٰؐ سب

یہ بتاتے تھے کہ اچھا سب سے ہے
جس کو میں تسلیم سب احکام رب

یہ قریشی ہے یہ سیدؐ یہ کمین
فرق یہ کرتے نہ تھے محبوب رب ﷺ

وحدت انساں کے داعی تھے نبی ﷺ
”مذہب اُو قاطع ملک و نسب“

از قریش و مکر از فطیل عربؐ

دوبار ساری میں اس میں منتظر
مسن جو رب کا ہے منظور، نضر

رخِ نبی ﷺ کا رت اس کی چ خوب
حق حقیقت کیش حق گو حق نگر

مَنْ دَانِيہ کا ہے چہرہ روئے پاک
جو ہے وَحْدۃ اللہ سے نزدیک تر

آپ ﷺ جیسا ہے کہاں؟ کوئی نہیں
دیجھ و ساری تو رنج و سیر

ہر سحابی کو خدا آتا تھا یاد
مرا عالم ﷺ کا چہرہ دیکھ کر

ذکر مَنْ اللہ کا ہوتا رہے
پہرہ وَالشَّمْس کو دیکھو اگر

خوبصورت ماسوا سرکار ﷺ کے
کوئی ہو سکتا نہیں ہے اس قدر

کی سراپائے پیہر ﷺ کا مقام
نعل تک معراج میں ہے مقدر

عشق رب با مصطفیٰ ﷺ وحدت نہاد
عشق احمد ﷺ با خدا وحدت اثر

رب عام ہے محب سرکار ﷺ کا
ہاں مرے ماں باپ قرباں آپ ﷺ پر

میرے آقا ﷺ بات ہے دیدار کی
”تا مَرَا افقادر رُؤیت نظر
از آب و ام گشتہ ای محبوب تر“

آپ کے لطف و کرم سے یا نبی ﷺ
ہم ہوئے ہیں لطف یاب زندگی

آپ ہیں تگمیں عالم کا سبب
آپ سے ہے فتح باب زندگی

آپ کی چشم کرم کے فیض سے
دور ہو گا اضطراب زندگی

لحقت سرکار ﷺ عنوان جہاں
مدح آق ﷺ انتساب زندگی

شفقتیں سرکار ﷺ کی مسطور میں
نہوں کر دیکھو کتاب زندگی

بر رحمت آپ ﷺ کا چھا چائے گا
کھل کے برے گا صحاب زندگی

سُن رہا ہوں نغمہ مدح نبی ﷺ
چھیڑ کر تار رباب زندگی

وہ رہا اکرام اوزاں آپ ﷺ کا
یہ رہی راہ صواب زندگی

دانش و حکمت نبی ﷺ کی بن گئی
وجہ ترقیب نصاب زندگی

موت کا ڈر آپ ﷺ نے زائل کیا
ختم ہے اک یہ بھی باب زندگی

پانے کا ثبت نتائج آپ ﷺ سے
جو کرے گا احتساب زندگی

بیرودی سرکار ﷺ کی کرتا ہے جو
فرد ہے وہ کامیاب زندگی

دلورہ فکر و نظر کا آپ ﷺ سے
آپ ﷺ سے ہے انقلاب زندگی

کاش ہو دردِ دردِ پاک پر
یہ غروبِ آفتابِ زندگی

کائناتیں آپ ﷺ کی خاطر بنیں
”اے ظہورِ تو شبابِ زندگی
جلوہ ات تعمیرِ خوابِ زندگی“

گریہ بھی وہ نہ کر سکے جو اس کا صید ہو
یوں ہے ہزار پا کی طرح دایمِ زندگی

عمرِ عزیز ہو نہ کہیں رائیگاں عزیزا
طیبہ سے دور بیٹنا ہے الزامِ زندگی

طیبہ سے دور رہ کے گزاری ہے جس نے عمر
کیسے کرے گا دل سے وہ اکرامِ زندگی

دیتا ہوں حاضری درِ آقا ﷺ پہ بار بار
فصلِ خدا سے کہیں نہیں ناکامِ زندگی

یہ بھی درِ حضور ﷺ پہ رہ کر گزار دوں
باقی گئے چنے جو ہیں ایامِ زندگی

جب سرزمینِ طیبہ پہ خواہاں ہوں موت کا
مجھ پر نہ چل سکیں گے یہ احکامِ زندگی

جو موت آئے طیبہ میں وہ موت ہے حیات
کس کام کا وگرنہ ہے انجامِ زندگی

طیبہ میں لوں میں آخری سانسیں خدا کرے
ہو جائے شہرِ نور میں اتمامِ زندگی

میرے قدم اٹھے ہوں ٹوٹے جُتے البقیع
دیکھوں نظر کے سامنے جب شامِ زندگی

بابِ العوالیٰ اور قدمِ حضور ﷺ کے
ہو درمیانِ آخری اقدامِ زندگی

راہِ حیات مجھ پہ عیاں ہے خدا گواہ
”اوروں کو دیں حضور ﷺ یہ پیغامِ زندگی
میں موت ڈھونڈتا ہوں دیارِ حجاز میں“

مدینہ دیکھ لیا مکہ کی زیارت کی
نظیر اس کی جہاں میں نہ کوئی اُس کی مثال

سیاہ کعبہ ہے تو سبز قبۃ اقدس
زمین کے چہرے پر آئے نظر یہی دو خال

نظر نہ آئی تھی جب تک رو حجاز مجھے
تھے بے جہت سے مری زندگی کے ماہ و سال

مدینہ بتا ہے اہلِ وِلا کی نظروں میں
قسمِ بَکَلۃ کی ہوئی اس کی عظمتوں پر دال

نبی ﷺ کے شہر کی الفت نے کر دیا ہے غنی
وگرنہ میں تھا عبادت کے باب میں کنکال

مجھے تو گھسنے بھی دیتے نہ شہر آقا ﷺ میں
فرشتے کرتے جو اعمال کی سرسے پڑتال

نہ ڈنگاؤں کبھی میں رو مدینہ میں
ہوں سو رکاوٹیں سو آندھیاں ہوں سو بھوپال

رسی در سرکار ﷺ کے حوالے سے
نہ پائی ہم نے تو کچھ حیثیت ماں و منال

قبول کرتا ہے آقا ﷺ کا شہر پاک مجھے
خدا کے فضل سے میرا بلند ہے اقبال

امید ہے مجھے لطفِ شہِ مدینہ ﷺ سے
دوبارہ حاضری ہو سکتی ہے مری امسال

جہاں جلاتے ہیں ہر سال مصطفیٰ ﷺ مجھ کو
وہیں پہ آئے مری زندگی کی شامِ مآل

قدم دیوِ جہیمہر ﷺ کی سمت تیز کرو
منادی دے رہا ہے چل چلاؤ کی گھڑیاں

جو موت آئے تو شہرِ جنابِ سرور ﷺ میں
مری طویل گزارش کا ہے یہی اہل

بفضلِ رب جو مجھے جنتِ اربع ے
دسالی حق ہو وصالِ رسول ﷺ ہو یہ وصال

نصائے طیبہ میں آزادِ روحِ مری ہو
مرے جسد کو لے خاکِ درِ حضور ﷺ سنبھال

اور ان کے شہر میں تدفین گر نہ ہو ممکن
”ہوا ہو ایسی کہ ہندوستان سے اے اقبال

اُڑا کے مجھ کو غبارِ روِ حجاز کرے“

شہر آقا ﷺ میں اگر موت نہ آئے مجھ کو
ہے نہ کچھ لطف نہ راحت نہ مزا جینے میں

مجھ کو ہمسائی آقا ﷺ کی میسر ہو گی
میں جو بے خود ہوں ابھی ہے تو اسی نقشے میں

خاک طیبہ جو ہرے جسم کو ہو جائے نصیب
معصیت بھٹی ہے میری وہ چھپے پردے میں

جن دے کر جو ہے مجھ کو بقیع اقدس
سود ہی سود کا امکان ہے اس سودے میں

قبر پر میری رہے سایہ قدر ان ﷺ کا
روزِ محشر بھی اٹھوں میں تو اسی سایے میں

یہ تین ہے یہ معراج وفا ہے میری
"موت آ جائے جو طیبہ کے کسی کوچے میں"

میں نہ اٹھوں جو مسیح بھی کہے "قم" مجھ کو،

آنسو مچھوئی طیبہ میں جو نکلیں گے ہرے
قُلُوبِ نور نظر آئے گا ہر قطرے میں

خُم پہ خُم وصلِ خدا کے میں سٹھاتا جاؤں
مجھ کو طیبہ کی کھجوریں جو ملیں کہنے میں

مردنی چھائی رہی تا دمِ مُردن اُس پر
گردِ طیبہ کا ہوا نور نہ جس چہرے میں

وقتِ آخر جو مرا جانا چاہے جھانکے
سب سے روشن جو دینے میں ہے اُس تارے میں

بحرِ نظارہ دربارِ نبی ﷺ ہوں جس وقت
ملکِ الموت کرے پیار مجھے ایسے میں

کارگر میرے لیے ہے یہ یقین
مجھ کو لے جائے گا طیبہ کارساز

قرعہ الفت سے جب مانوس ہوں
مجھ سے کب رہتا ہے خاق بے نیاز

ان کے در کا ہو رہوں ادنیٰ فقیر
ہر پہ گر ہمارا ذوق نیاز

مسجد شہر پیہر ﷺ ہو نصیب
ہو ادا مجھ سے محبت کی نماز

میرے آقا ﷺ آپ کے در کی طرف
ہے توجہ کا ازل سے ارتکاز

یہ طیبہ کے لیے لو پھر چلا
پھر ہوئی کوتاہی کو راہِ دراز

جینا مرنا سب وہیں پر ہے درست
ہر فضیلت میں یگانہ ہے حجاز

ہو تمنا کی پڑ پائی مری
میں ہوں آقا ﷺ آپ کا مدحت طراز

جب فضاے طیبہ رس سے مجھے
ہو قضا سے تب ہمارا راز و نیاز

ہو دم آرز بھی طیبہ میں نصیب
میں بھی ہم چشموں میں پوڈر امتیاز

نہ سکینت نہ شائستگیوں وہاں
نہم ہو طیبہ میں یہ عمر دراز

تھام لوں طیبہ میں خود دستِ قضا
میرے سرور ﷺ دیں اگر حکم جواز

آنے در پر آپ ﷺ کے شام حیات
کام آ جائے مرا عجز و نیاز

رکھے قدموں میں مجھے زیرِ زمیں
میرے والی! اے سبھوں کے چارہ ساز ﷺ

دفن ہوں میں گر بھیج پاک میں
در بہشت پاک کا ہو جائے باز

ہوں کرم کا بابتی آقا حضور ﷺ
”ہست شانِ رحمت گیتی نواز
آرزو دارم کہ مریم در حجاز“

نقطہ ہے قبلِ ثناء و مدحت کے میرے آقا ﷺ کا شہرِ ذی شان
عقیدہ توں الفتوں کے گہرے مدینہ طیبہ کے شایاں

خدا نے جس شہرِ دل کش کی تختیں مجھ کو بخش دی ہیں
وہی ہے سرمایہ طریقت وہی ہے گنج سلوک و عرفاں

تے نہ توفیق گر تو سمجھو کہ تم سے نااں ہوا مقدر
جو حاضری ہو درِ نبی ﷺ پر خدا کا ہے یہ عظیم احسان

ہنچ کے در پر سفارش آقا ﷺ کی پا سکو گئے تو پھر بچو گے
گنہگاروں کو یہ ہدایت کھلی کھلی دے رہا ہے قرآن

اگر نہ ہوتی یہ سایہ افکن تو حسرتیں کس طرح نکلتیں
نگاہِ لطف و کرم سے رب کئی مدینہ آتا ہوا ہے آساں

ہے میری یادوں کا شہر آباد اُن دنوں سے میں جب وہاں تھا
میں اسی یادوں کے جاؤں قربان یہی تو میری زندگی کا سماں

زیادہ شعار شہر آقا ﷺ کی مدحتوں کے ملیں گے ان میں
جو چہ ہو تم تو اُلٹ کے دیکھو تمام اوراق ہائے دیوان

پتہ کی ہے جو جہوں پھیلانے شہر سرکار دو جہاں ﷺ میں
وہ نبی ﷺ سے وہ خالی لوٹے نہیں ذرا سا بھی رس کا امکاں

تیر میرے احباب اس سے واقف یہ بن گئی ہے میری روایت
کہ میں دیار نبی ﷺ کو جاتا ہوں جب اٹھاؤں سفر کا ساماں

گنہگاری میں فرد ہوں میں مگر ہوں ان کے کرم کا طالب
مجھے مدینے میں موت آئے یہی ہے خواہش یہی ہے ارماں

پھر ایسی حالت میں دوری اس کی مجھے نہ محمود تھی گوارا
”بہارِ جنت کو کھینچتا تھا ہمیں مدینہ سے آج رضواں
نزار مشکل سے اُس کو ٹالا بڑے بہانے بنا بنا کر“

یہ جہاں تو کیا ہے کوئی دیکھ لے اگلا جہاں
شہر محبوبِ خدائے پاک! بس تجھ سا ہے ٹو

بن گئی آقا ﷺ کے دم سے دیکھ تیری حیثیت
اب نہیں شرب کہ اب طیبہ ہے تو طالب ہے تو

کوئی چاہے تو جہاں میں گھوم پھر کر دیکھ لے
دنیا کے شہروں میں ہر اک شہر سے اچھا ہے تو

کی ترے دُشمنوں نے تاروں کی شہادت اختیار
یوں شبانہ روز ہر لمحہ فلک چٹا ہے تو

ہستی یہ بستی نظر آتی ہے تیری یاد سے
یوں دلِ اربابِ عشق و اُلس میں بستا ہے تو

روح میری اک ترے دم سے تو پاتی ہے قرار
شہرِ جاں کے ایک اک گوشے میں یوں رہتا ہے تو

تو کرم فرما نہ ہو تو میری ہستی نیست
میرا تو دیروز تو، امروز تو، فردا ہے تو

زندگی ہے تیری مہربانی کرم اے شہر نور
جس میں ہم زندہ نظر آتے ہیں وہ دنیا ہے تو

تجھ پہ ہے جاذب کی کُندہ نوید چوں فزا
ہے پنہ گاہِ گنہ گاراں تو وہ تنہا ہے تو

چودہ سو اکیس برسوں سے یہاں ہیں مصطفیٰ ﷺ
اس شخصِ ایسی عظمت کے سبب پیدا ہے تو

تو ہے عیٰ مرتبہ تو رفتوں کا ہے ایں
عرشِ آسا اے دیارِ سید والا ﷺ ہے تو

تو نے دل میں سرور کو نین ﷺ کو دی ہے جگہ
اے مدینہ! عشق کا مفہوم تو، معنی ہے تو

واہ طیبہ! تو ہے ربِ ہر دو عالم کی پسند
”آہ طیبہ! دلیں ہے مسلم کا تو“ ماویٰ ہے تو
”نقطہ جذب تائثر کی شمعوں کا ہے تو“

ہے دل کش کس قدر شہرِ پیہر ﷺ
نفا طیبہ کی کتنی ہے دل آویز

شمر نخلِ عنایت کے نہ کیوں لائے
تخیل کیا نہیں ہے میرا زرخیز

مدینے کے شفا خانے میں آ کر
نہ پاؤ کوئی لمحہ درد آمیز

مدینہ ہے مہری چاہت کا حاصل
ہے کشکولِ تمنا میرا سب ریز

”یٰ مدینہ! سے ہو مدینہ سے نہ ہو اُنس؟
روتیہ ہے یہ استغاب انگیز

مضوری کی نگن رتی ہے یارو!
مری تشہیں کے توں کو مہیز

تجھے منا ملنا ہے جہاں سے
بہ فصل بہریا میں ہوں ہم آمیز

مجھے آتی ہے خوش راہ شفاعت
ترا اشہب ہے راہ رُہد میں تیز

مجھے اہل خرد سے واسطہ کیا
ہے موسم سج کل خاصہ جنور خیز

پتاہ عاصیں ہے شہر طیبہ
تجھے ہے معصیت کاروں سے پرہیز

تجھے ہے ربط اہل باقّا سے

”تو باش ایں جا و با خاصاں بیامیز
کہ من دارم ہوائے منزلی دوست“

رہ جہاں نے دی ہے پذیرائی کی سُنہ
شہر نبی ﷺ کی مدحتوں میں انہماک کو

اللہ! اپنی بات بنی کر دیا رفو
لطفِ دائیوں نے گریباں کے چاک کو

مخلوق کائنات میں اشرف اُمّے کہو
نسبت ہے خاکِ طیبہ سے جس مُہبتِ خاک کو

نور بھڑ جو خاکِ مدینہ سے چلے
عزت ملے گی حشر میں اس رنِ سلاک کو

نعل نبی ﷺ کے ساتھ رہی جو شب وصال
دل میں جگہ دی عرش نے اُس خاکِ پاک کو

دیکھو تو، کیسا اوج ہوا ہے اسے نصیب
 ”عظمت ہے خاص پاک مدینے کی خاک کو
 خورشید بھی گیا تو وہاں سر کے بل گیا“

امن کی جا ہے طہانیت و رحمت کی جگہ
 خاک طیبہ ہے کرم اور سکینت کا حصار

حاصلِ زیت ہوا شہرِ پیہر ﷺ مجھ کو
 اس کے ڈروں سے محبت ہے فضاؤں سے ہے پیار

ختم وہ گلشنِ فردوسِ بریں پر ہو گی
 شہرِ آقا ﷺ کی طرف جو بھی گئی راہ گزار

اسی نسبت سے تو ہے میرا تخلص قائم
 ذکرِ اکلاف و عنایتِ مدینہ ہے شعار

بے خودی مجھ پہ نہ کیوں طاری رہے طیبہ میں
 کیف ہے نقشہ ہے جس کی فضاؤں میں خمار

کیفیت دل کی عجب ہو گئی اب تو یارو!
شہرِ رور روہ سے ہوا دوزِ بھٹا صبر و قرار

دیدنی ہو گی درخشندگی اُس چہرے کی
جس پہ دنیا میں چمکتا ہو مدینے کا غبار

بارغِ رضواں ہے اسی پھول کی نسبت سے بہشت
کلِ فردوبِ مدینہ سے ہے دنیا میں بہار

ڈھونڈنا چاہو اگر گم شدہ دل کو میرے
دیکھو طیبہ میں یا ہو اس کا کوئی قرب و جوار

جتنے زوار ہیں سب زیرِ کرم رہتے ہیں
مطف فرماتے ہیں مہمانوں پہ میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

جس مرض میں بھی گرفتار ہو جو آئے یہاں
دیو، طیبہ پہ شفا یابی کا ہے دار و مدار

آخری سانس مدینے کی فف میں آئے
اور جیوں زیرِ زمیں طیبہ میں تا روز شمار

میری دوست! مرا سرمایہ مرا توشہ ہے
”میں نے سو گلشنِ جنت کو کیا اُس پہ ثار“
دشتِ طیبہ میں اگر زیرِ قدم خار آیا“

نور وحدت سے منور ہو خوش بخت ہے
وہ ہوا بد بخت جس کا ہو گیا مقوم شرک

اس سے بڑھ کر تو تصور ہی نہیں ہے جرم کا
ہو بیانیہ کہ ہو منشور یا منظوم شرک

شرک فی التوحید ہو یا فی الرسالت شرک ہو
از رہ قرآن و سنت ہو گیا مذموم شرک

اس سے بچنا لازمی ہے اس سے دوری لاپہی
ہو جلی انداز میں واضح کہ ہو موبہم شرک

کچھ تردد غلط یہ لکھنے میں بھی ہم کو رہا
ہم نے تو ڈرتے جھکتے ہی کیا مرقوم ”شرک“

جس گھڑی تعلیم سرکار دو عام ﷺ دیکھ ن
بس اسی پل شیر جاں سے ہو گیا معدوم شرک

جایے بازیچہ اطفال مت اس لفظ کو
حق سے فارغ ہو کے ہوتا ہے مگر موسوم شرک

جب بتایا معرفت کے آشنا اقبالؒ نے
کس کو کہتے ہیں یہ تب چ کر ہوا معوم شرک

ہم پہ آقا ﷺ آپ سے وحدت کی رمزیں کھل گئیں
”اے کہ بعد از تو نبوت شد بہ ہر مفہوم شرک
بزم را روشن ز نور شمع عرفاں کردہ ای“

حاضری فضلِ خدا اُذنی نبی ﷺ سے ہو گی
شہر سرکار ﷺ ہوا مرکزِ اقبال میرا

”نعت“ کے چند رسالے یا کتب سیرت کی
راہِ طیبہ میں یہی ہوتا ہے سامان میرا

حاضری اور حضوری کی تمناؤں میں
یہی امداد کیا کرتا ہے و جداں میرا

میں نے ابواء میں ستارے کو مودب دیکھا
اوج پر ہو گا نہ کیوں اخترِ تاباں میرا

خود فراموشی کی حالت ہی میں رسل جاتا ہے
سوزنِ مطف و عنایت سے گریباں میرا

بخمِ رحمت کے اشارے پہ فرشتوں نے رکھی
نظر اندازِ عمل نامہ عصیاں میرا

شعرِ اقبال پہ بنیدِ رکھی ہے جس کی
فصلِ خالق سے ہے یہ گیرِ حواں دیواں میرا

رات دن شغلِ مرا مدحتِ محبوبِ خدا ﷺ
ہے سخنِ گوئی میں صرف ایک یہ میداں میرا

تر زباں رہتا ہوں جو نعتِ نبی ﷺ میں پیہم
منتظرِ آپ نظر آئے گا رضواں میرا

نعت کے پل سے گزرنے میں نہ دقت ہو گی
ہاتھ تھامیں گے وہاں حضرتِ حسنؑ میرا

خدمتِ نعتِ پیہرِ ﷺ کے اک اک پہلو نے
کام مالک کے کرم سے ہے نمایاں میرا

میں نے سرکارِ ﷺ کے قدموں کی زیارت کر لی
تزکیہ میرا یہی ہے یہی عرفاں میرا

ہو گی اُس روز بھی مدحِ ربِّخِ والا مجھ سے
حشر کے دن کے لیے بھی ہے یہ ارماں میرا

چند لفظوں میں عقیدے کو بیاں کرتا ہوں
”یہی اسلام ہے میرا“ یہی ایماں میرا
تیرے نظارۂ رخسار سے حیراں ہوں“

آپ سے آقا ﷺ جسے الفت نہ ہو مومن کہاں
آپ سے الفت پہ ہے دہنِ مہیں کا انحصار

رمزِ انصارِ ربوبیت ہے تخلیقِ حضور ﷺ
دیکھتی ہے یہ حقیقت میری چشمِ اعتبار

منظرِ معراج میں تھے آپ تو ربِ منظر
کر رہا تھ لامکاں میں آپ کا وہ انتظار

آپ کے شہرِ منور کی قسم کھاتے ہوئے
کس ادا سے آپ کا رب نے بڑھایا ہے وقار

آپ کی بزمِ مقدس میں پہنچ جاتا ہوں میں
لے کے چلتا ہے مجھے تشکیل کا جب راہوار

میں + تاتا = مطیع حق خدائے اقدس و جبار
میں کہ وہ فضل حد سے تپ کا عت گزر

بہ طوافِ روضہ قدس مرا معمول ہے
یہ نئے گے گی مرا یہ گردشِ بیل و تہار

لو میں بیٹ اللہ میں بیٹھا ہوں کھاتا ہوں قسم
مجھ کو ذکرِ طیبہ اقدس میں ملتا ہے قرار

ساری تخلیقات گنجیوں خزینوں پر دی
میرے آقا ﷺ! آپ کو رب جہاں نے اختیار

رحمتِ للعالمین کے طور پر اللہ نے
سب عوالم پر دیا ہے آپ ہی کو اقتدار

آپ کی عظمت کو سب تسلیم کرتے جائیں گے
جائیں گے محشر میں رب سے آپ اب انکار

میرا ایمان رب پہ ہے تو آپ کے کہنے سے ہے
”با خدا در پردہ گویم“ یا تو گویم آشکار
یہ رسول اللہ ﷺ! او پہنان و تو پیدائے من“

مسماں کے لیے باتیں مرے سرکارِ وال ﷺ کی
کہیں تشبیر ہو جائیں کہیں تسدیر ہو جائیں

جو اہلِ عشق ہیں جن کو ہے الفت سرورِ دیں ﷺ سے
مرے آقا ﷺ کا روضہ دیکھ کر تصویر ہو جائیں

پہنچ جائیں براہِ راست فردوسِ معلیٰ تک
دیارِ پاک سرورِ ﷺ کے جو ہم رہ گیر ہو جائیں

ہم ایسے تو نہیں احساں فراموشی کے متواسے
شفاعت دیکھ کر آمدہٗ تقصیر ہو جائیں

تمام اچھا ہاں ہیں ان میں اپنی انتہوں پر
نہیں نمٹن کہ عدتِ نبی ﷺ تحریر ہو جائیں

در آقا و مولا ﷺ تک پہنچنے کے حوالے سے
سبب کیسے بھی ہوں، مت باعث تاخیر ہو جائیں

نہیں ڈھانے کو اک نظر کرم آقا ﷺ کی کافی ہے
محل جرم و خط کے گو یہاں تعمیر ہو جائیں

حقیقت جتنی ہے حسنت کی وہ کھول دی جائے
جو باتیں خلق آقا ﷺ کی ہیں دل میں تیر ہو جائیں

نظر رہتی ہے دہم ان پر سرکارِ دو عالم ﷺ کی
نبی ﷺ کے نام لیوا کیوں کبھی دل گیر ہو جائیں

اگر دل سے درودِ مصطفیٰ صلیٰ علیٰ علیہ وسلم
تو آئیں جتنی ہیں سر تا پیا تاثیر ہو جائیں

مرے سرکار ﷺ کی عادت ہے غفو و درگزر کرنا
جو ہیں عادات میری لائقِ تضرع ہو جائیں

نہ پاپ ﷺ تو دامن جھکنے کے نہیں قائل
تسلیں جو ہیں بس ان کی دامن گیر ہو جائیں

جو ہم سرکار ﷺ کے ہو جائیں تو لیں نہ کیوں قابو
مسائل جس قدر بھی ہو سکیں ٹھمیر ہو جائیں

میں بن جاؤں پیہرِ ﷺ کا جو سچا امتی دل سے
تو تدبیریں مریں ہم صورتِ تقدیر ہو جائیں

غلامی کا تعلق چلتے تر ہو گر پیہرِ ﷺ سے
زمین و آسمان و ہنم و خیرِ تسخیر ہو جائیں

مجھے اپنے مقدر کی بلندی کا ہے اندازہ
”عجب کیا گرمہ و پرویں مرے غنچہ ہو جائیں“
”کہ ہر فتراک صاحبِ دو لے بستم سرخو درا“

گردِ پاستے نہ سُمِ نوسن سرکار ﷺ سے گر
نور پھیلاتے زمانے میں کواکب کیوں کر

خیر کا منبع و مصدر ہیں ہمارے سرور ﷺ
ساری اچھائیاں ہیں خُلقِ نبی ﷺ میں مضمر

قدسی چکر ہیں سبھی ہمارے والا کے
کوئی مرسل نہ ہوا میرے نبی ﷺ کا ہمسر

میرے آقا ﷺ کے سوا کون ہوا لب کھولو!
شفقت و رحمت و رفت کا سچا بیکر

ہے خدا کو جو پیغمبر ﷺ سے محبت اس کے
ہشمِ افدک نے دیکھے ہیں ہزاروں منظر

میرے آقا ﷺ کی ۱۰۰وں سے قمر ن روش
اک اشارے سے پلٹ آتا ہے شہِ خاور

تابِ اُسِ حسنِ جہاں تاب کی لا سکتا کون
جس کی پیزار کے ذروں سے ہیں رخشاں اختر

پھوٹی پڑتی ہے ضیا طیبہ کے بام و در سے
ذره ذرہ ہے یہاں لعل و گہر سے بڑھ کر

کرمِ خاص وہ فرمائیں گے دنیا میں ادھر
اور عقبیٰ میں ادھر ہوں گے شفیقِ محشر

ہو زمیں اپنی فلک اپنا زمانہ اپنا
تاج سر اپنا نبی ﷺ کا ہو جو نعلِ اطہر

ہم بھی کہلائیں شفا ہانپنے والے آقا ﷺ
ہو بُصیرتی کی طرح ہم کو عنایت چورا

یہ زمانے کے شہدائے ہیں پرکاہِ مجھے
رحمتوں کا ہے ہرے آقا ﷺ کی سر پر چھپر

واسطہ رنج و مصیبت ہے نہ غم سے کوئی
چشمِ لطاف ہے آقا ﷺ کی عزیت گستر

فرق واضح ہے کلمہ اور حبیب حق ﷺ میں
”ناز تھا حضرت موسیٰ کو پیر بیضا پر
سو تجھی کا محل نقشِ کعبہ پا تیرا“

ہاتھ کس ہستی کا ہے خالق کا ہات
عقلِ خالق کی ٹھہری کس کی بات

وہ حبیب حق تعالیٰ ﷺ کون ہے
قابلِ تقلید ہے جس کی حیات

آفتاب آید نکل فاران سے
ذہل گئی طاعوت کی دیوہر مات

وہ نبی ﷺ آہ سے جن کی سر کے بل
نہ پڑے تھے لات و عزمی و منات

رہنما ہیں نوحِ انساں کے لیے
آپ ﷺ کی سیرت کے سارے واقعات

آپ ﷺ کی رحمت عوام کو محیط
آپ ﷺ کی عظمت کو حاصل ہے بہت

اُمّ نساں پر ہے ہیں آپ ﷺ سے
متحدہ توحید کے سارے نکات

آپ ﷺ نے انسانیت پر وا کیے
زمنوں کے راز اسرارِ مہمت

مظہرِ ربِّ دو عالم آپ ﷺ ہیں
آپ ﷺ کے زیرِ نگین ہیں شش جہت

ہذا نورِ رسالت کا طوع
آپ ﷺ نے ظلمات کو دے دی ہے مات

آپ ﷺ سے دنیا میں ظاہر ہو گئے
مدتِ انسانیت کے معجزات

آپ ﷺ کی چشمِ کشفیت چاہیے
نہ بل نہ ہو گی محشر میں نہایت

درِ بر کا بر چائے گا برس
بس طرفِ فرہ میں گئے آپِ نقبت

آپ سے ہے کائناتِ زندوں
"از تو بالا پایہ" میں کائنات

فقر تو سرمایہ میں کائنات

میں آپ کی نگاہیں سر لامکاں حضور ﷺ
آقا ﷺ قدم آپ کے ہیں آسمان سریر

روشن چراغ آپ کو اللہ نے کہا
آقا ﷺ ہر ایک روشنی ہے جس سے مستعیر

ہے آپ کی رسائی خدائے کریم تک
ہم آپ کے کرم نما در کے ہوئے فقیر

رب کریم کی رہتی ان پر نگاہ لطف
جو آپ ﷺ کے دیاہ کرم کے ہیں راہ گیر

نہ آدمی بھی آپ ہی کے دم سے آدمی
ہرکار ﷺ نے جگا دیا انسان کا ضمیر

یہ بات اس نے سورہ کوثر میں کی یہاں
مکہ نے عطا کیا ہے آپ ﷺ کو کثیر

دو فیض یب بارہ مصطفیٰ ﷺ ہوئے
دنیا میں حشر تک ہیں وہی امن کے سفیر

خوشخبریاں ہی ہم نے سنی ہیں حضور ﷺ سے
سرکار ﷺ اپنے واسطے تو آپ ہیں بشیر

جس کو غنی کیا ہے محبت نے آپ کی
اس سے بڑا امیر کہاں وہ کہاں فقیر

دہری ہیں حسن و عشق کی کیفیتیں یہاں
”بہب بھی“ محبت بھی ہو، آپ کا ”قدیر“

اے فخر انبیاء و صیب لبیب حق ﷺ
”اے تجھ سے دیدہ مدائح فروغ گیر“

اے تیری ذات باعث تکوین کائنات“

نصیر اس کی نہ مثل ان کا کوئی ہے
خدا کا ہے نہ ہے آقا ﷺ کا ثانی

نبی پاک ﷺ سے اپنے خدا کی
باقی تیں رہی ہیں امانی

یٰ حَبِیْبُ وَ تَنْتَ مِیْن رَّحْمَہِ الْمَلٰٓئِکَہِ
مقدر میں ہے رب ن ہم ربانی

جو مدح شہ عالم ﷺ میں نہ کرے
تو پھر کس کام کی یہ زندگانی

میں دیکھوں روئے حق روئے پیغمبر ﷺ
سب تقدیر جو کچھ مہربانی

خدا راضی ہو راضی ہوں نبی ﷺ بھی
اگر کام آئے میری خوش بیانی

وجہ میرے آقا ﷺ کی جو ہو جائے
ہر اک لمحہ ہو وقفِ شرمانی

نہ ہوتے آپ مہماں اس کے محبوب ﷺ
تو رہتا کس لیے رب میری

ہیں تھیں ”اَذْذِیْ بِنْتِی“ کی صدائیں
کہیں پر تھ جواب ”لَنْ تَوَالِیْ“

جو تھے پردے وہ ”اَوْ اَذْذِیْ“ نے کھولے
ہوئے ہیں آشکارا سب معنی

مرے افکار روح و جاں کا حاصل
مرے اشعار دل کی ترجمانی

جہاں کا خالق و رب خود خدا ہے
وہاں سرکار ﷺ کی ہے حکم رانی

بوصفِ گیسو و رُوئے پیہر ﷺ
کروں صبح و مسا کی صبحِ خوانی

کروں میں عرض اتنی مصطفیٰ ﷺ سے
جوئی کھولوں زبانِ بے زبانی

نئے دیدارِ حق کی آرزو ہے
میری خواہش کی تھی بے کہانی

مگر دیدِ خدا دیدِ آپ کی ہے
”دوچارم لگن بہ صبحِ مَنْ زَانِيہ“
شہم را تابِ مہ آوردہ شست“

طییبہ کی سمت جب سے جھکایا سرِ نیاز
کیسی بلندیوں سے ہوا ہوں میں سرفراز

دھن ہے تو مجھ کو شہرِ نبی ﷺ تک رسائی کی
لے اک درودِ پاک کی ہے جو ہے دل نواز

خوش بختیوں نے گھیر لیا ہے مجھے کہ ہوں
محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کا ثنا طراز

میری نمازِ عشق کا مرکز درود ہے
قائم ہے زاہدوں سے مری حقِ امتیاز

اس کے بغیر حسنِ یقین کہاں نصیب
میں فتنہٴ عشق کا ہوں آشنائے راز

میں چاہتا ہوں اس کا بیاں مختصر کروں
میرے نیازِ عشق کی ہے داستانِ دراز

ممکن نہیں ہے سایہٴ تخمین و ظن یہاں
تقلیدِ پرفشاں ہو تو کیسی کوئی نماز

پیشانی ہی کا ذکر ہے کیا دوستو سنو!
خمسہ حواس کا ہے مدینے کو ارتکاز

کیا پوچھتے ہو میری عبادت کی کیفیت
میں مٹتی و زبہ و عبد نہ پاکہیز

آیا سمجھ میں مجھ کو تہجد کا فہم
مداو گار اپنا رہا فضلِ کارساز

دل نے ہی اپنے مسکے حل کر دیئے سبھی
"عشقِ نبی ﷺ میں قبلہ نما سے ہوں بے نیاز"
نورِ یقیں سے قلب ہی قبلہ نما ہے آج

میں ہوں محبوبِ خدا ﷺ کا مدح خواں
میری منزل ہے انہی کا آستان

ہر زمان اور ہر مکاں سرورِ ﷺ کا ہے
بازماں ان کا ہے ان کا لامکاں

وہ ہیں رحمت کا نثاروں کے لیے
در کوئی میرے آقا ﷺ سے کہیں

وہی ہے تو میری "پذیرائی" یہ اوج
میں ہیں سرکارِ ﷺ ہیں ربِ میزبان

ہو گا جب ارشادِ آقا ﷺ پر عمل
ہو گا قنم تب کہیں امن و امان

منزلِ عرفانِ رب کے رہیں
میں رسولِ حق ﷺ خدا کے رازدوں

ہم تو محرم ہیں اپنی ذات سے
رازدارِ رب کہاں اور ہم کہیں

کس لُغت سے ڈھونڈ کر لائے کوئی
ان ﷺ کی مدحت کے لیے لفظ و بیاں

رحمتِ ہر دو جہاں ﷺ کے لطف سے
ٹپے ہوئے جاتے ہیں سارے ہفت خواں

رب نے قرآنِ مُقدس میں کیا
ان کے اخلاقِ کریمہ کا بیاں

سردہا وہ شخص جس کے سر پہ ہے
راتبِارِ مصطفیٰ ﷺ کا سایہاں

وہ نورِ آقا ﷺ کی راہوں کے بنو
چاہتے ہو گر حیاتِ جاوداں

سُؤ کمال ہے ان ﷺ کا سامنے
”درجہاں زری چوں رسولِ انس و جانِ ﷺ“
تا چوں او پاشی قبولِ انس و جان“

...

خدا کیسے ہے اپنی ہر صفت میں
نبی ﷺ محبوبیت کی ہیں اکائی

خدا کی ہے جو ہے ان ﷺ کی اطاعت
خدا تک ہے جو ہے ان ﷺ تک رسائی

ہے جس جس جا پہ رب کی بکراہی
وہیں پر ان ﷺ کی ہے فرماں روائی

دیے ہیں اختیار ان ﷺ کو خدا نے
جھیل تسلیم کرتی ہے خدا کی

محبت ان ﷺ سے خالق سے محبت
درد ان ﷺ پر خدا کی ہم نوائی

بروز حشر وہ رو کر نبی ﷺ نے
ہماری جان دوزخ سے بچائی

گھٹائے سے کسی کئے کیا گئے گی
خدا نے خود ہے شن ان ﷺ کی بڑھائی

برے بُرموں میں ان کی درگزر میں
تعلق پختہ تر ہے انتہائی

کوئی جنت کے لائق ہی نہیں تھ
نہ فرماتے اگر وہ رہنمائی

ہمیں دوزخ ملے گی ان ﷺ کے ہوتے؟
اڑائی ہے یہ دشمن نے ہوائی

مری کشش کو کیا منجھوار کا ڈر
ہے محبوب خدا ﷺ کی ناخدا کی

نبوت دی تھی جب نبیوں کو رب نے
تو منوا لی تھی ختم ارانہائی

”نہ شرح“ ہوئی اس کی شب میں
نہ مصطفیٰ ﷺ کی آتش کی

ہے صہوت اور خلوت میں یہی فرق
”خودی کی جلوتوں میں مصطفائی
خودی کی خلوتوں میں کبریائی“

مصطفیٰ ﷺ ٹھہرے ہیں خالق کے حبیب
ذات کی مظہر صفات مصطفیٰ ﷺ

جس پہ چنے کا اُلوی حکم ہے
وہ نمونہ ہے حیات مصطفیٰ ﷺ

خیر کی صورت رہی ہے دستیاب
ہرے عالم کو زکات مصطفیٰ ﷺ

رحمت خالق اسی کا نام ہے
ہے میسرِ انکساف مصطفیٰ ﷺ

”سرفرازی دو جہوں میں ہو نصیب
ہو جو درو لب صلوة مصطفیٰ ﷺ

معرفت رب دو عالم کی ملے
ہو اگر عرفان ذات مصطفیٰ ﷺ

عجز و دراندہ ہو کے سب عقول
مانی ہیں معجزات مصطفیٰ ﷺ

جس قدر اچھے ہیں انطاز و حروف
رکتی ہے وہ سب لغت مصطفیٰ ﷺ

نکتے ہی لایہ شفاء کا
چشم حیدر پر لعاب مصطفیٰ ﷺ

کب رہیں تاریخ دانوں سے چھپی
رو حق میں مشکلات مصطفیٰ ﷺ

ثروت و عسرت ہے ان کے زیرِ پا
”فقر و شای و اردات مصطفیٰ ﷺ“

ایں تجلی ہائے ذات مصطفیٰ ﷺ،

قسم میرا سر بخیز و مدامت جب جھکاتا ہے
تو لگھتا ہے شائے سید ہر دو جہں مصطفیٰ ﷺ وافر

جو ہو رتہ شمس ان کا وہی کھولے زباں اپنی
کہہر ممکن کہ تعریف تیسیر مصطفیٰ ﷺ کر سکے شعر

بنائے خالق ہر دو جہاں رب عوام نے
زمین و آسمان و عرش و کرسی پ مصطفیٰ ﷺ کی خاطر

صلوٰۃ اللہ کی ہے فرض اور واجب صلوٰۃ ان ﷺ پر
ہمارے واسطے یہ حکم دو رب نے کیے صادر

یہاں مداح اور ممدوح کا دُہرا تعلق ہے
حدا مدحت سرا ن مصطفیٰ ﷺ کا تو وہ اللہ کے ذاکر

محب سرکارِ عالم ﷺ کا ہے ایسا قادرِ مطلق
نہ پک ﷺ کو جو قدرتش دینے پہ ہے قادر

ہر اک پاکیزگی کا ہے تعلق ذاتِ والہ سے
مرے سرکارِ والہ ﷺ ہیں مطہرِ اطہر و طہر

کیا اک اک کو گرویدہ مرے آقا ﷺ کی سیرت نے
امین و صادق ان کو وہ بھی کہتے تھے جو تھے منکر

رفاقتِ عمر بھر حاصل رہے گی ان کو بہجت کی
جو خوش ختی سے شیرِ آقا و مولِ ﷺ سے ہیں زائر

ہمیں فصلِ خدا سے ہر جگہ نصرتِ میسر ہے
یہاں بھی ہیں تو روزِ حشر بھی ہوں گے نبی ﷺ ناصر

منزلِ نعتِ سرورِ ﷺ کی بہت اس سے وراظہر ہیں
رہا گرچہ بہت پرداز پر تخیل کا طائر

بصارت اور بصیرت نے خبر دی ان کے بارے میں
ہے باطن ان کا ضمیرِ آئین تو جلوہ ریز ہے ظاہر

نظر ہے مہبطِ انوار اُس شیدا و والہ کی
ہوا جو جذبِ دل سے بارگاہِ عشق میں حاضر

دلِ سرمست و عاشق سے صدا اٹھتی ہے یہ پیہم
”نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول و وہی آخر

وہی قرآن و وہی فرقان و وہی یاسین وہ طہ“

اُن کی اہل ازلی ہم پر ہوئی
ہم کہ ٹھہرے ہیں نبی ﷺ کے امتی

بت اپنی ان ﷺ کے دم سے بن گئی
در نہ صورت تھی بہت ناگفتی

بعد خداتِ دو عالم پائیں
ہے انھی کے واسطے ہر برتری

اب نبی کوئی نہ آگے گا کہ ہیں
میرے آقا ﷺ خاتمِ پیغمبری

جھوٹ سے نفرت کا دیتے ہیں سبق
وہ سمجھتے ہیں آقا ﷺ راستی

کور تھے ہم تھے جہالتِ آتش
آپ ﷺ نے بخش کمالِ آگہی

مروارِ ہر دو جہاں ﷺ دیتے رہے
دشمنوں کو بھی پیامِ آشتی

تا دمِ مرگ ان ﷺ کے ہاں چاتا رہوں
وہ مسلسل دیں جو اذنِ حاضری

ہو گئی فردِ عملِ میری سپید
شافعِ روزِ جزا ﷺ نے دیکھ لی

نعت کی خدمتِ مرے سرکار ﷺ نے
مجھ کو دی از راہِ بندہ پردی

میں ہوں ممنونِ کرمِ سرکار ﷺ کا
اس کا مظہر کیا ہے؟ میری شاعری

ہم کو محبوبِ خدائے پاک ﷺ سے
جب محبت ہو گئی ہے واقعی

ہو گیا اپنا مقدر یوں رسا
 ”قوتِ قلب و جگر گردد نبی ﷺ
 از خدا محبوب تر گردد نبی ﷺ“

خواب میں تجھ کو پیغمبر ﷺ جو زیارت بخشیں
 تیری آنکھوں کو بھی رب دیکھنے والا کر دے

یہ بھی ممکن ہے کہ محشر میں مرا رب کریم
 ورقِ نعمت کو جنت کا قبالہ کر دے

شعر تیرا جو سینے میں پذیرا ہو جائے
 ذرۂ ریگ کو بھی مثلِ ہمالہ کر دے

آپ ارادت کی، عقیدت کی جو دے دے کوئی
 اٹک بخت کو مرے، لوٹوئے لالا کر دے

کوئی اپنائے جو عاداتِ کریمہ ان کی
 زہرِ قاتل کو بھی امرت کا پیالہ کر دے

کر رقم سیرت آقا ﷺ کے کسی پہلو کو
طرز و اندازِ قلم نور کا ہالہ کر دے

نام اخلاقی رسولِ دو جہاں ﷺ کا لے کر
بات احسان و مروت کی دوبارہ کر دے

حفظ ناموسِ جبرہر ﷺ کا علم اونچا کر
قدِ رخص کو ہر طرح سے بالا کر دے

نعت کہ دے جو ٹو قرآن سے مضامین لے کر
معنی و غلط کو اک نور کی مالا کر دے

روشنی وہ برت نعت رقم کرنے میں
کفر و الحاد کے چہرے کو جو کالا کر دے

جوش و جذبہ ایمان کی قسم ہے تھہ کو
”قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے“

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے“

بمٹ خوشنودی خالق ہوا
حفلِ نعتِ نبی ﷺ کا انعقاد

سربندی مل گئی مداح کو
جاگزیں دل میں ہوئی جب ان ﷺ کی یاد

چاہتے ہیں وہ ﷺ، اخوت کے طفیل
نام لیواؤں میں امن و اتحاد

کس کا دامن تھا تہیٰ خالی تھے ہاتھ
کون آیا ان ﷺ کے در سے نامراد

دہ سے کر لو ان ﷺ کی رحمت پر یقین
کام آئے گا یہ حسنِ اعتقاد

تھے پسندِ خاطر مولائے کُل ﷺ
قدسیوں نے دی ہے جن شعروں پہ داد

اپنی مرض سے نبی ﷺ نے جو کہا
اس پہ فرمایا وہیں خالق نے صاد

صاحبِ میزان کو محشر کے دن
مرضیٰ آقا ﷺ پہ ہو گا اعتماد

ایک ک فتنہ مٹایا دہر سے
دور آقا ﷺ نے کیے سرے فساد

میرے آقا سرورِ کونین ﷺ نے
”از کلیدِ دیں درِ دنیا کشاد
ہم چو او بطنِ اُم گیتی نژاد“

ذکرِ نبی ﷺ سے یاروا دل ہے گداز اپنا
اور ان کی یاد ہی سے ہے سوز و ساز اپنا

ایک ایک سانس اپنا ہو وقفِ مدحِ آقا ﷺ
ہستی ہماری رکھتی ہے یہ جواز اپنا

نامِ رسولِ اکرم ﷺ سننا تو سر جھکانا
قسمت کا یہ علو ہے یہ ہے فراز اپنا

سرکارِ ﷺ ہی پہ چھوڑا خلاقِ دو جہاں نے
انفائے راز اپنا افشائے راز اپنا

کہتے ہیں دوست کس کو محبوبیت ہے کیا شے
روزِ نشور خالق کھولے گا راز اپنا

دستان کی غلامی ان کی خصوصیت ہے
رکھتے ہیں یہ شخص مدحت طراز اپنا

ہو گی بروز محشر ان ﷺ کی نظر ادھر بھی
کام آئے گا بالآخر عجز و نیاز اپنا

ان کے کرم سے ہم کو ہے یہ یقین محکم
پہنچائے گا مدینے ذوق نیاز اپنا

ایک اک کتاب اپنی لکھا ہے منفرد بھی
مدحت سرائی میں ہے یہ امتیاز اپنا

دنیا کے ہوں جھیلے یا مسکے ہوں دیں کے
نقش قدوم آقا ﷺ ہے کارساز اپنا

رب کی نوازشیں ہیں اس کا کرم ہے ہم پر
”سالہ کارواں ہے میر حجاز ﷺ اپنا

س نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا“

میرے آقا ہیں جو ہیں محبوب رب ﷺ
سرور والا حسبِ عالی نسب

دے دیے اپنے محب ﷺ کو پیار سے
رب نے کیسے کیسے قرآن میں لقب

جن سے الفت ہے میرے اللہ کو
ان کی الفت کا بھردم سب کے سب

ہے عملداری میں جن کی کائنات
ہو رہا ہے ان کو سامانِ طرب

شر میں توقیر و عزت پائے گا
ذکر آقا ﷺ میں رہا جو باب

جسم سرور ﷺ میں پسندیدہ ہے وہ
شمن دین پر رہے جو پُر غضب

ہر مریض کے واسطے اپنے لیے
چادر سرکار ﷺ ہے کُن طب

یہ دعا ہے الفت سرکار ﷺ میں
چٹائیوں میں ہر سال طیبہ میرے رہا

نعت کی خدمت کو رُب کا شکر ہے
کر لی سقا ﷺ نے مجھ کو منتخب

دل گدازی رحمتِ عالم ﷺ سے مانگ
ہو نمازِ عشق میں مصروف جب

از جمالِ نورِ شمعِ مصطفیٰ ﷺ
دور ہوں خدام سے ظلماتِ شب

شہر سقا ﷺ میں مسلسل ہو درود
یہ دعا وردِ زباں ہو روز و شب

عجزی کر رُب سے چاہت ان ﷺ کی مانگ
جو ہیں برزخِ درمیانِ عبد و رب

ہمنوا ہو حضرتِ اقبال کا
”سوزِ صدیق و علیٰ از حق طلب“

ذَرّہ عشقِ نبی ﷺ از حق طلب“

تم حضور ﷺ میں ہے عبادت کا کام کیا
کیا جسم کا ہے روح کا ہے التزام کیا

ہر دم در عطاء نبی ﷺ ہے کھلا ہوا
ان سہ رات ہو کہ سحر ہو کہ شام کیا

جاری رکھا جو رب نے پیغمبر ﷺ کی شکل میں
ہر شخص تک رسا نہیں وہ فیض عام کیا

جب عین کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں
اللہ نے انہی کو نہیں دی زمام کیا

ظہیر کے عہد میں بھی ہوئے ان سے معجزات
سرکار ﷺ کا کھلنا ہے وہ تمام کیا

محبب خلق و خالق ہر کائنات ﷺ کا
سرا کی رت کو رہا حسن خرام کیا

سب قدسیوں نے عرش بریں پر شب وصال
دیکھا وقار سید مآلی مقام ﷺ کیا

مجھ سے سپاہ کار کا یہ بھیجنا اے دوست!
سرکار ﷺ کو درود کیا ان کو سلام کیا

رب کے کلام پاک کو دیکھو بغور تم
رتے ہوئے خطاب رابا ان ﷺ کا نام کیا؟

مجھ پر ہے لطف رحمت سرکار دو جہاں ﷺ
با وصف رنج لب پہ رہا اہتمام کیا

ہم پر بھی فرض ہو گیا آقا ﷺ کا احترام!
خالق نے ان کا خود نہ کیا احترام کیا

تسبیح پڑھیے اسم رسول امیں ﷺ کی ایک
پھر عزرائیل دیکھیے ہوتا ہے رام کیا

قدیمین مصطفیٰ ﷺ میں جو بیٹھے ہیں سرگرم
پاتے ہیں اپنے رب سے وہ اونچا مقام کیا

دیکھوں دیر نبی ﷺ کے سوا اور کس طرف
”آئے ہیں آپ ﷺ لے کے شفا کا پیام کیا
رکھتے ہیں اہل درد مسیحا سے کام کیا“

رسولِ پاک محبوبِ خدا ﷺ نے
کیا حق کو جہاں میں آشکارا

وہ دنیا میں کہاں کھائے گا ٹھوکر
جسے آقا ﷺ کا حاصل ہے سہارا

کوئی سمجھے گا کیا خلقِ نبی ﷺ کو
کوئی کیا بحر کا پائے کنارہ

جو پہنچے گا بالآخر مدینے
سے گا روشنی کا وہ منارا

نبی ﷺ موجود ہوں گے حشر کے دن
ہوا ٹمڑہ رساں یہ استعارہ

تنبہکاروں میں گرچہ فرد ہوں میں
مگر وہ ہوں جو ہے آقا ﷺ کو پیارا

مرے کام آئے آتا ہی رہے گا
نبی ﷺ کی چشمِ رحمت کا اشارہ

انہی کے در کا ہوں ادنیٰ بھکاری
انہی کی بخششوں پر ہے سب گزارا

جو حاصل ہو گئی تسلیجِ صلوات
بے مٹھی میں مقدر کا ستارہ

اسی صورت بھی سرکارِ جہاں ﷺ کو
نہیں تکلیف اُمت کی گوارا

اے جو بھی سزا دی جائے کم ہے
جو ہو محمود ایسا بیجا کارہ

نفیث ہے بجا لیکن اے مالک
”مملکت“ رسوا حضورِ خواجہ ﷺ ما را
حسابِ من ز چشمِ او نہاں گیر

وہ نبی ﷺ پہ جو چھے جو ہو حضور ﷺ کا غلام
دل سے نہ ایسے شخص کا کیسے کروں میں احترام

شبہہ ہو کس طرح مجھے کیسے نہ ہو مجھے یقین
دیکھی ہے میں نے آپ کے ہاتھ میں وقت کی زمام

رب کی جو کائنات ہے آپ کے دم قدم سے ہے
رحمتِ عالمیں ہیں آپ فیض ہے آپ ہی کا عام

روح کا مدعا یہی دل کا بھی رافضا یہی
صبح و سہا شہانہ روزِ مدبرِ نبی ﷺ ہے میرا کام

کہیں ملک کہ ”پیش ہو راجا رشید نعت گو“
سب میں پکارا جائے جب نام بہ نام میرا نام

جس جس مقام پر گئے پاؤں حضور پاک ﷺ کے
فیض قدم پاک سے ہو گیا وہ فلک مقام

بست بنے گی کب مری جب تک نہ آپ پر حضور ﷺ
نام کو سنتے ہی پڑھوں دل سے درود اور سلام

آفتابِ پاک کو ہم کاش سحر نو طے
نہم ہو اے حبیب حق ان کے غم و الم کی شام

حکم رسول پاک ﷺ پڑ اپنے ہر ایک بھائی کی
جان و منال و آبرو سب کے لیے ہوئی حرام

وہ دلی نابکار ہے جس میں نہ ہو نبی ﷺ کا عشق
نعت نہ سب پہ ہو اگر رائیگاں ہے وہ سب کلام

ایک قدم نہ چل سکوں اپنے نبی ﷺ کی راہ پر
دل میں نہ گر بٹھوں میں مخلصِ عظیم کا پیام

ساتھ نہ دے جو دل مرا ساری عبادتیں یریا

”شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام

میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب“

کبریا سے میں یہ کرتا ہوں دُعا
ہو بیان شانِ آقا ﷺ کی گلن

زندگی گزرے نبی ﷺ کے عشق میں
ہو جو مجھ پر لطیف ربِّ ذوالمنن

ہے مقامِ سرورِ عالم ﷺ بڑا
یہ ہیں تعلیماتِ قرآن و سنن

کوچہ ہائے طیبہ میں پھرتے ہیں جو
میں سرِ عرشِ عقی وہ گام زن

مدح سرکارِ جہاں ﷺ ہے اصلی دین
حفظ ناموسِ نبی ﷺ و دینِ حسن

پہلے گا درات شہر پاک بنک
تا شہر رہا فکر سخن

یہ صیب کبریا ﷺ کا ہے مقام
باقی ہے انبیاء کی تجن

مدح سرور ﷺ سے نہ ہزار آئیں گے ہم
اپنی سی کرتا رہے گو اہرم

نعت ہے ذالی عقیدت کی رشید
شعر کی تجسیم ہے گل پیرہن

ذکر آقا ﷺ بند ہوتا ہے کہیں
سیکڑوں ابلتس گو کر لے جتن

ہم کو ہے اقرار شان مصطفیٰ ﷺ
وہ صیب کبریا شاہ زمن ﷺ!

حمد تو سرکار ﷺ نے کر دی بیاں
کیا کردں اس باب میں فکر سخن

شان ہے سرکار ﷺ کی اپنی جگہ
ہے ارچہ عہد حاضر پرفتن

ہم نوا اقبال کا ہوتا ہوں میں
”می توانی منکر یزداں ہدن
منکر از شان نبی ﷺ نتواں ہدن“

چشم پوشی جو ہوئی میرے عمل نامے سے
قدسیوں کو بھی تیرے حرمے انجام سے ہے

خیر مقدم کو چلا آتا ہے ان کے رضواں
رنگ سب لوگوں کو اس قسمتِ خدام سے ہے

تہِ پاک کے دم سے ہے ہر اک شے محفوظ
جو تحفظ ہے وہ اس سقف و بام سے ہے

نام یواؤں میں سرکارِ مصطفیٰ کے آتا ہے نام
رشتہ آغاز کا قائم اسی انجام سے ہے

اسم سرکارِ مدینہ منورہ ہے وثیقہ میرا
راہ سے بڑھ کر بھی تعلق کوئی اسلام سے ہے؟

نام بچپنا ہوں میں ہر روز حبیبِ حق ﷺ کا
”خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپشِ آمادہ اسی نام سے ہے“

کوئی موضوع مجھے اور نہیں ہے بھدا
میرا تو حسنِ ہنر نعت کے رازِ کام سے ہے

اسم سرکارِ دو عالم ﷺ کا اثر ہے شاید
آج جو فکرِ سخن مجھ کو سرِ شام سے ہے

میں جو دنیا کے جھیلوں سے ہوا ہوں آزاد
سلسلہ اس کا حضور ﷺ آپ کے اکرام سے ہے

میرے ہونٹوں پہ ثنائے شہِ والا ﷺ ہو گی
یہ تعلق بھی ہرگز شکر کے ہنگام سے ہے

راہِ مشروبِ درود آیا ہے مجھ سے پوچھو
جو سکیت کا نشہ ہے وہ اسی جام سے ہے

مدینہ طیبہ ہو اس کی منزل
جو ہو پرواز پر خلیل کا طیر

ہے ان علیہ السلام سے جس کو الفت وہ ہے اپنا
جو اُن سے لائق ہے وہ ہے غیر

جھکا سر جس کا ان کے آستان پر
زمین پر کس طرح رکھے بھلا پیر

وہی ہے جادہ الفت کا راہی
نئے ہر دشمن آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے ہیر

دردِ دوست سے سرد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ اٹھنا
اگر چاہے کہ مل جائے تجھے خیر

کھڑا ہوتا ہوں جب چوکت پہ ان کی
میں کرتا ہوں سر ہر آستان سیر
یہ نکتہ مجھ کو مرشد نے نبھایا
”مقامِ خویش اگر خواہی دریں دیر“
تجّ دل بند و راہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رو

ہمے قاصد تھا وہ رب اور نبی ﷺ کے مابین
ہٹ گیا راہ سے معراج کی شب سدرہ نشیں

اس کو تسخیر عوالم میں نہیں ہے تکلیف
جس کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے کہے پر ہے یقین

اُن سے منوائے ہیں اسرا نے خدا کے اسرار
سرِ افداک جو کہتے تھے کوئی چیز نہیں

یہ سبق ہم کو دیا رات کے اک حصے نے
کون سا در ہے عوالم کا کہ جو کھلتا نہیں

کیا ہے اور کیسے ہے یہ سارا نظامِ شمس
باتیں پردے میں تھیں جتنی وہ سبھی آج کھلیں

رفعتیں ساری ہیں سرکارِ ﷺ کے بندوں کے لیے
”رہ یک گام ہے ہمت کے لیے عرشِ بریں“

کہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات“

شب معراج نے کیا یہ شخصِ پیہ
تیرا کوئی بھی اس شب کی اکائی میں نہیں

قربِ معبود کی سرکارِ ﷺ نے پائی منزل
راہ میں رہ گئے تھک ہار کے جبریل امین

خلوتِ خاصِ خدا میں نبی ﷺ پہنچے اس رات
پہلے تو غارِ حرا میں بھی رہے گوشِ گزین

وصل کے شوق نے سب منزلیں دہریں اس شب
پیشوائی کو ہوائیں بھی محبت کی چلیں

فصد پہلے بھی ہے نام تھا دو قوسوں کا
اپنے محبوب ﷺ کو خالق نے رکھی اور قریں

اس میں تسخیرِ جہاں کا بھی سبق ہے پُہل
لائے جو میرے نبی ﷺ دہان میں شرعِ متین

یہ دہ جو خلق و مالک کا گھر ہے
یہی ہے آپ کا سرکار ﷺ مسکن

محبت آپ کی رب کی عبادت
یہ قصر روح کا ہے رنگ روغن

رفو ہو جائے میرا چاک داہل
میسر ہو طریقت کی جو سوزن

تو چاہیں سب تو پہنچے خدا تک
اے آہ و بکا' فریاد شہیون

رسی ہو جو میری اصل دین تک
رسا عرش بریں تک ہو مرا من

میں اندھیروں کے چٹکل میں پھنسا ہوں
یہ اُمید کا ہو جائے روشن

خدا کو اور خود کو جان جاؤں
اگر فرمائیں آقا ﷺ دور الجھن

ہو مجھ پر ستر توحید آشکارا
ہوں گا ورنہ میں دوزخ کا ایندھن

اسے پہچانتا بھی ہے ضروری
مرے آقا ﷺ ہے میرا نفس دشمن

میں دل سے عبد بن جاؤں خدا کا
یہی تو اصل میں ہے کار اسن

اسی خاطر ہے آقا ﷺ یہ گزارش
”نویس اللہ بر لوح دل من
کہ ہم خود را ہم او را فاش بینم“

یہ کیا سننے میں اپنے آ ۲۰ ہے
میں نہیں خود غمزدی

میں پر رانخطہ اخلاق کا ہے
ہیں کمزوریں ہیں اعتقادی

سے سب بزدلی سے تھ تعلق؟
اصدیت تھی مسلم کی جہدی

خوشہ اور تمنق اور تصنع
یہ ن وضعی ہے یہ ہے بد نہادی

جہاں میں دندناتے پھر رہے ہیں
ستم گز فتنہ مجو ظالم فساد

ٹی جاتی ہے راستغا کی دولت
ٹیرے ہو گئے سب راتحادی

میرے سرکار ﷺ فرمائیں توجہ
میں انسانیت کی نامرادی

نزارش کی نبی ﷺ سے جب کسی نے
تو لے ہم نے بھی پھر اس میں مادی

ہوئے اقبال کے یوں ہم نوا پھر
”ازان فقرے کہ با صدیق دادی
بشورے آور این آسودہ جاں را“

سرا کی بھی تصدیق کر دی
قیس ان کا نبی ﷺ پر یوں تھا منکمر

رہیں گے ساتھ ہی محشر کے دن تک
جو ہمراہ نبی ﷺ رہتے تھے ہر دم

ما مرشد ثناء گوں ابوبکر
کہ جس سے فیض پاتا ہے اک عالم

ابھی کے وصف میں یوں لب کُشا ہے
”خراب جرأت آں رند پاکم
خدا را گفت ”ما را مصطفیٰ ﷺ بس“

سرا ممدوح ہیں صدیق اکبر
حبیب خالق اکبر ﷺ کے ہدم

ہے جن کی مدح قرآن میں
نہیں کہیے حبیب شاہ عام ﷺ

ہیں سرخیل حجاب پیہر
ہیں بعد انبیاء سب سے معظم

وہ ہمراہی تھے ہجرت کے سفر میں
شریک کوز تہدی کے محرم

انھیں فرمائے وہ ”صاحب ﷺ“ کا ساتھی
کہے ”دو میں کا ثانی“ رب اکرم

حضور ﷺ ہم پہ کرم کی نگاہ فرمائیں
کہ زندہ بھی ہیں مگر زندگی نہیں ملتی

ہمارے سب تو شناسا ہیں مسکراہٹ سے
مگر یہ سچ ہے حقیقی خوشی نہیں ملتی

تخیلات کے ایشب کی دوڑ دیکھی ہے
خیل و فکر کی پاکیزگی نہیں ملتی

ٹھکے ہیں دیدے مفادات کی طرف سب کے
خصوص و انفس کی نگاہی نہیں ملتی

کسی کو پا کے مصیبت میں جو ابھر آئے
کسی بھی آنکھ میں ایسی نمی نہیں ملتی

ہر ایک سمت تکبیر کی سحرانی ہے
کسی مزاج میں بھی عجزی نہیں ملتی

جو دل سے نکلے دلوں تک رسائی رکھتی ہو
کہیں پہ اب وہ ہمیں شعری نہیں ملتی

بہت تلاش کیا دور دور تک ہم نے
دروغ و زور تو ہے راتی نہیں ملتی

تمام سعی کے پوصفا یہ نتیجہ ہے
کہ رہزنی ہے بہت رہبری نہیں ملتی

یہ پتہ ہم نے جہاں بھر کی درگاہوں میں
کہ شہرہ علم کا ہے آگہی نہیں ملتی

زمانہ ہم یہ ستم ڈھلا رہا ہے مدت سے
وہ ہے ہی ہے کہ اب آشتی نہیں ملتی

بھیلا س طرح کے آس پاس پھیلے ہیں
دہد میں ہمیں کوئی کمی نہیں ملتی

ہوئے ہیں خائب و خائبہ جہاں کی قوموں میں
ملل میں ہم کو کوئی برتری نہیں ملتی

دبائے بیٹھی ہیں ناکردہ کاریں ہم کو
حضور ﷺ غمخسوں سے محض نہیں ملتی

حضور ﷺ آپ کی اُمت میں ہیں مگر افسوس
بھٹک رہے ہیں ہمیں روشنی نہیں ملتی

حضور ﷺ چاہتے ہیں رب سے رابطہ ہم بھی
میر آپ کے خالق ہی نہیں ملتی

حضور ﷺ آپ بلا بیجے ہمیں طیبہ
”حضور ﷺ دہر میں آسودگی نہیں ملتی“

اپنے سرکار ﷺ پہ ظاہر ہیں ہمارے اعمال
عرض ہم پھر بھی کیے دیتے ہیں اپنی حالت

اپنی بدبختی ہے یہ جس سے چُولا ہے اپنا
روحِ قلب و نظر عیش و نشاط و عشرت

جب سے ابدان ہوئے روح محمد ﷺ سے تھی
ہم ہوئے جاتے ہیں دُنیا میں نشانِ عبرت

دونوں ہاتھوں سے لٹاتے تھے زرِ علم کبھی
اب تھی دقت ہے اپنے لیے وجہِ نقص

ظہر و ضبط نہیں ہمیز ہے ہم شکلوں کی
کاروں کی کوئی صورت ہے نہ شکلِ ملت

دیں کی تعلیم جو ہے اس پہ عمل کرنے میں
ساری دنیا کو ہے معوم ہماری غفلت

رکینہ و نبض و حسد سے ہے تعلق گہرا
خلق و احسان کی جانب نہیں کوئی رغبت

قطہ ہے مہر و مروت کا وفا کا فقدان
کب نظر آتی ہے اخلاص کی کوئی صورت

جتنی اقدار شرافت تھیں ہوئی ہیں معوم
قدر اب ہم میں نظر آتی ہے واحد دولت

اپنے ماحول میں اب کوئی دیا تک بھی نہیں
کس طرح گھور اندھیروں میں گھری ہے قسمت

سینت اپنے مقدر میں لکھی ہیں شاید
گم کیے بیٹھے ہیں حسانت سے اپنی نسبت

بولن پڑ جائے اگر سچ ہی کسی موقع پر
آڑے آ جاتی ہے فی انظار ہماری لگت

جو حقوق اوروں کے ہیں اور فرائض اپنے
ان سے ہوں عہدہ برآ یہ نہیں اپنی عادت

جب حفاظت نہیں میراث کی کر پائے ہم
لے اڑے دوسرے یہ دولت علم و حکمت

ہو گئی رفت گزشت عزت و عظمت اپنی
بنی اقوام جہاں میں عجب اپنی زرگت

جب رذائل میں گرفتار ہوئے ہیں سارے
دے گا کب تک ہمیں خدائی دو عام مہلت

بچے اعمالِ خنیعہ کی بدولت اپنی
نشأۃ ثانیہ کی کوئی نہیں ہے صورت

پھر نہ اقبالؒ پیغمبر ﷺ سے یہ کیسے کہتا
”یوں تو پوشیدہ نہ تھی تجھ سے ہماری حالت
ہم لے گھبرا کے مگر تذکرہ چھیڑا اپنا“

یہ بدبختی یہ محرومی ہے
باری کے بولی جاتی ہے مدھم

نہ مدت کے سبب بار گرنے سے
تر آتی ہے اب پتکوں پہ شبنم

تر جائے دلوں میں بات اس کی
گر لہجہ مبلغ کا ہو ریشم

مگر چکر میں جلب منفعت کے
ہو۔۔۔ میں مودوی رسوئے عام

بہند ملت کا ہے سرکار ﷺ زخمی
خدا را آپ رکھیے اس پہ مرہم

میں اس کی سربلندی چاہتا ہوں
مجھے ہے اُمت سرکار ﷺ کا غم

نظر آیا جو حال زارِ مسلم
ہوئی سرکار ﷺ! میری آنکھ پر غم

انھیں آقا ﷺ خدا را چھین میں اب
جو ہاتھوں میں ہیں بدعتی کے پرچم

نہ ہوں گے آپ گر ناصر ہمارے
کرم فرما نہ ہو گا رب اکرم

خدا را وہ نظر ملت کی جنب
کہ جس سے فیض پاتے ہیں دو عام

مدد کر آپ ہوں تو ہوں مسلمان
نگاہِ التفات رب کے محرم

رہائی اس کی منزل تک ہے مشکل
چلا جس راہ پر ہے ابنِ آدم

گمان و وہم اب دل میں بے ہیں
کبھی ایمان تھا اپنا بھی محکم

ہمارا کام کیا جمہوریت سے
کہ ہے یہ ظلم اور نفرت کا سنگھم

ہمیں درکار ہے دولت یقیں کی
عقیدہ ہو رہا ہے اپنا مبہم

مرا جذبہ ہے قوی غم ہے ملی
”من اے میرا امیر ﷺ داد از تو خواہم“

احوال واقعی

شاعر (راجا شیر گنوتھ) کے اب تک دس اردو مجموعہ ہائے نعت (ورفتا لک ڈرک۔ حدیث شوق۔ سیرت منظوم۔ منشور نعت۔ ۹۲۔ ہجر کرم۔ مدح سرکار ﷺ۔ قطعات نعت۔ حق علی الصلوٰۃ اور تحسینات نعت) اردو پنجابی نعتیہ مجموعے (مختار دی آئی۔ حق دی تائید) اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ مجموعہ کلام ”منظومات“ اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ”راجا بازار“ بھی نکلتے ہیں۔ اس طرح مذکورہ بالا مطبوعہ اردو مجموعہ ہائے کلام میں اب تک ۴۴ نمبر اور ۳۸۳ نعتیہ غزلیات کے علاوہ ۳۹ نعتیہ قطعات ۵۲ نعتیہ تحسینات ایک نعتیہ ممدس ۲ نعتیہ منظومیاں اور ۸۱۴ نعتیہ فردیات شامل ہیں۔ زیر نظر مجموعے کی تضمینیں ان کے علاوہ ہیں۔ نیز ۵۸۰ فردیات پر مشتمل ”فردیات نعت“ ۵۳ نعتوں پر مشتمل ”نعت“ اور ۵۳ ہی نعتوں پر مشتمل ”حرف نعت“ آگے زیر طبع یا زیر ترتیب ہیں۔

پنجابی نعتیہ فردیات کا مجموعہ ”سازے آقا سائیں ﷺ“ بھی عظیم شاعر ہوگا۔ شاعر کے پہلے مجموعہ نعت ”ورفتا لک ڈرک“ کی چند نعتوں کے علاوہ کبھی مجموعے کی کسی نعت میں (حتیٰ کہ پنجابی نعتیہ کلام میں بھی) حضور رسول اکرم ﷺ کے لیے ”آ“ یا ”تم“ یا ”اس“ کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔

بولتی ہوئی ردیفوں کے علاوہ بعض ادقی ردیفوں اور سنگھار زمینوں میں بھی نعتیں کہی گئی ہیں۔

یہ شخص انہی کو حاصل ہے کہ انھوں نے ۱۰۱ قطعات میں حضور رسول اکرم ﷺ کی ”سیرت منظوم“ لکھی۔ آج تک قطعات کی صورت میں سیرت لکھنے کی سعادت کسی اور شاعر نے حاصل نہیں کی۔ ان قطعات میں بھی حضور رسول اکرم ﷺ کے لیے واحد حاضر یا واحد غائب کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔

”ہجر کرم“ ان کا ایسا مجموعہ نعت ہے جس کے ہر شعر میں مدینہ منورہ کا ذکر خیر ہے۔ یہ

راجا رشید محمود کے اعزازات

- ۱۔ قومی سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۸ (اسلام آباد) میں صدارتی ایوارڈ بدست غلام اسحاق خان (صدر مملکت)
- ۲۔ فروغِ نعت کے سلسلے میں تحقیقی کام کرنے پر قومی سیرت کانفرنس ۱۳۱۸ھ / ۱۹۹۷ء میں وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف سے خصوصی صدارتی ایوارڈ مرکزی مجلسِ سائنس، تقصوری طرف سے ۱۹۸۵ء میں نعت ایوارڈ روزنامہ جنگ اور ہمدرد کوئٹہ کی طرف سے اشاعتِ نعت پر ۱۹۹۳ء کا نعت ایوارڈ
- ۳۔ روزنامہ جنگ اور ہمدرد کوئٹہ کی طرف سے تحقیقی نعت پر ۱۹۹۳ء کا نعت ایوارڈ
- ۴۔ روزنامہ جنگ اور ہمدرد کوئٹہ کی طرف سے تحقیقی نعت پر ۱۹۹۳ء کا نعت ایوارڈ
- ۵۔ روزنامہ جنگ اور ہمدرد کوئٹہ کی طرف سے تحقیقی نعت پر ۱۹۹۳ء کا نعت ایوارڈ
- ۶۔ پاکستان نعت اکیڈمی، کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منظوری اور نمایاں خدمات پر ایوارڈ ۱۹۹۵ء میں صدارتی ایوارڈ ۱۹۹۵ء کا نعت ایوارڈ
- ۷۔ اردو قاعدہ (برائے جماعت اول) کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم، حکومت پاکستان کی طرف سے خصوصی ایوارڈ
- ۸۔ صوبائی سیرت کانفرنس ۱۹۹۹ء (منعقدہ لاہور) میں سیرت ایوارڈ
- ۹۔ انجمن ترقی اردو کی خصوصی تقریب (۱۷- اکتوبر ۱۹۷۰ء) میں قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات پر "نشانِ سپاس"
- ۱۰۔ ماہنامہ "نعت" کی مسلسل اشاعت کے آٹھ سال مکمل ہونے پر رفیق احمد ہالووا ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے "نشانِ سپاس" دیا۔ (تقریبِ فلیٹیر ہوٹل، لاہور - ۱۳ مارچ ۱۹۹۶ء)
- ۱۱۔ ماہنامہ "نعت" کی باقاعدہ اشاعت کے دس سال مکمل ہونے پر میاں محبوب احمد (چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان) نے "حرفِ احسان" دیا۔ (تقریبِ ہال، لاہور - ۱۳ مارچ ۱۹۹۸ء)

اعزاز بھی اب تک کسی اور شاعر کو نصیب نہیں ہوا۔

- ۱۔ "حقِ علی الصلوٰۃ" میں قربان بارہ سو اشعار ہیں۔ اور ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے (حق کی کہد کے ہر شعر میں بھی)۔ ولایت کا یہ افتاد بھی راجا رشید محمود کا ہے۔
- ۲۔ پنجابی اور اردو اعتدلیہ فردیات کا پہلا مجموعہ "منشورِ نعت" بھی انھی کا ہے۔ اب تک اس میدان میں بھی کوئی اور شاعر سامنے نہیں آیا۔ ۵۸۰ سے زائد اردو نعتیہ فردیات کا ان کا مجموعہ "فردیاتِ نعت" بھی آج کل شائع ہوئے ہیں۔
- ۳۔ اردو میں نعتیہ شعروں کا پہلا مجموعہ "نحساتِ نعت" بھی انھی کا ہے جس کے بعض شعروں میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔
- ۴۔ پنجابی مجموعہ "نعت" (نعتاں دی آئی) پر ۱۹۸۸ء میں اس وقت کے صدر مملکت غلام اسحاق خان نے شاعر کو صدارتی ایوارڈ دیا۔ کسی پنجابی مجموعہ نعت پر یہ پہلا صدارتی ایوارڈ تھا۔ ۶۳ نعتوں پر مشتمل یہ پنجابی کا واحد مجموعہ نعت ہے جس میں حضور سولہ اکرم ﷺ کے لیے "یا" یا "تم" وغیرہ کا استعمال نہیں کیا گیا۔ اب تک پنجابی کے کسی اور مجموعہ نعت میں یہ اہتمام نہیں کیا گیا۔
- ۵۔ ۱۹۹۷ء کی قومی سیرت کانفرنس منعقدہ اسلام آباد میں نعت کے سلسلے میں گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر اس وقت کے وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے راجا صاحب کو خصوصی صدارتی ایوارڈ دیا۔
- ۶۔ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے نعتیہ اشعار پر تصنیفوں کا پہلا مجموعہ بھی "نعتاں نہیں" ہے۔ اس سے پہلے کسی شاعر کی ایسی کوئی کاوش سامنے نہیں آئی۔
- ۷۔ "فردیاتِ نعت"، "حرفِ نعت"، "نعت" اور "ساڈے آقا سائیں" کے علاوہ "زبانِ شاہ اندہا" کے بڑے جلد اشاعت پذیر ہوں گے۔
- ۸۔ اختر محمود
- ۹۔ (ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

- 1- در ادبیات و ذکرک 1993، 1998، 1977 (صحف 136)
- 2- حدیث خرق (دوسرا مجموعہ نہایت) 1986، 1984، 1982 (صحف 176)
- 3- مشورہ نہایت (گروہ دینی خلیفہ فریاد) 1988 (صحف 176)
- 4- سیرت معلوم (معارف تعلقات) 1992 (صحف 128)
- 5- 92 (تفسیر تعلقات) 1993 (صحف 112)
- 6- شہر کریم (مدینہ طیبہ کے بارے میں تفسیر) 1996 (192 صحف)
- 7- دربار کار ^{عظیم} 1997 (124 صحف)
- 8- تعلقات نہایت۔ 1998 (110 صحف)
- 9- بی علی الصلوٰۃ۔ 1998

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

- 10- لہجہ دریائی (صدر آبیاریوں کی) 1987، 1985 (192 صفحات)
- 11- حق دلی تا نیدر۔ 1956 (صفحات 8)
- 12- پاکستان میں لغت۔ 1994 (صفحات 224)
- 13- غیر مسلموں کی لغت گوئی۔ 1994 (صفحات 400)
- 14- خواجہ حسن کی لغت گوئی۔ 1995 (صفحہ 136)
- 15- لغت لکچر؟ 1995 (صفحات 112)
- 16- اردو لغت شاعری کا انسا فکلو پیڈیا۔ اول۔ 1996 (408 صفحات)
- 17- اردو لغت شاعری کا انسا فکلو پیڈیا۔ دوم۔ 1997 (400 صفحات)

- 18- دہائی سال ۱۹۷۰-۱۹۷۹ (صفحات 198)
- 19- اعتد خاتم الملین علیہ السلام 1982, 1988, 1993 (صفحات 164)
- 20- اعتد ہادفہ (نقد جلی بیہی کی لغتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 276)
- 21- لغو ہمت (امیر میانی کی لغتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 96)
- 22- لغت کائنات (اصناف نکل کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) - متوسط تحقیقی مقدمے کے ساتھ - جنگ ویلشرز کے نذر احیاء - چارہ لکھا گیا - 1993 (صفحات 816) داسرائز
- 23- مایامہ لغت کی اشاعت کے سارے دس سالوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعر و ادب کی لغتوں کا انتخاب راجد شید محمود نے کیا ہے۔ مایامہ لغت اب تک 17,000 (ستر ہزار) صفحات شائع کر چکا ہے۔

اسلامی موضوعات پر کتابیں

- 24- امداد شاہ اور معاشرہ - 1986, 1987, 1988 (بہار میں بھی چھپا) (صفحات 192)
- 25- مالِ باپ کے حقوق - 1985, 1993 (صفحات 112)
- 26- حمد و ثناء (دو جلد) 16 مضامین 49 صفحات - 1988 (صفحات 224)
- 27- سلاطینِ عالمیہ (دو جلد) 16 مضامین 80 صفحات - 1988 (صفحات 236)
- 28- مدینہ النبی ﷺ (دو جلد) 16 مضامین 57 صفحات - 1988 (صفحات 224)
- تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں
- 29- اقبالؔ و احمد رضاؔ : مدحت گراں ذخیرہ ﷺ - 1977, 1979, 1982 (صفحات 112)
- 30- اقبالؔ : قائد اعظم اور پاکستان - 1983, 1987 (صفحات 160)
- 31- قائد اعظمؔ : انشاور گروہ - 1985 (صفحات 160)
- 32- تحریکِ انہر 1920 (تاریخِ تحقیقِ تحریک) - 1982, 1986, 1994 (صفحات 464)

مزید کتابیں

- | | |
|-----|---|
| 33- | نزولِ وحی۔ 1998 (132 صفحات) |
| 34- | میر سے سرکارِ عظیمؐ۔ 1987 (صفحات 144) |
| 35- | مختصر عظیمؐ اوج۔ 1983 (صفحات 112) |
| 36- | تصویرِ عظیمؐ نورِ رحمتِ لطیفِ نبیؐ۔ 1993 (صفحات 256) |
| 37- | وردِ سلام۔ 93، 94، 95، 96، 97، 98، 1999 (دس ایڈیشن ہیں) صفحات 128 |
| 38- | قرآنِ مجید (خبرِ بدلِ عظیمؐ کے مطابق) 1992 (صفحات 144) |
| 39- | سفرِ سعادتِ منزولِ محبت (سفرِ نامِ تجار) 1992 (صفحات 224) |
| 40- | رازیؒ کا دوسرے (کون کے لئے لکھیں) 1985، 1987، 1991 (صفحات 96) |
| 41- | مہلا، مصطفیٰ عظیمؐ۔ 1991 (صفحات 48) |
| 42- | عظمتِ تاجدارِ شہِ نبوتِ عظیمؐ۔ 1991 (صفحات 32) |
| 43- | منظومات (نقشِ مناقب، انگلیش) 1995 (صفحات 160) |
| 44- | دیباچہ اور (سفرِ نامِ تجار) 1995 (صفحات 112) |
| 45- | مختصر عظیمؐ کی جائزاتِ گریڈ۔ 1995 (صفحات 256) |

تراجم

- 4- انجمن انکس الکبریٰ۔ جلد اول دوم (از علامہ "مد ظہری") 1982
4- فتوح الغیب (از حضرت غوث اعظم) 1983
4- تعبیر الریاء (مفسرہ ہدایہ نام سیرت) 1982
4- شعر بیہ کاستن اور انصاف کتب (تدوین اثر محمد) 1971

راجا رشید محمود کا ایک مجموعہ نعت

شہرِ کرم

☆ جس کا ہر شعر شہرِ کرم 'شہرِ قنہ' شہرِ سرکار علیہ السلام کی تعریف میں ہے۔
 ☆ جس میں ۴۰ قصیدیں 'نعت' سے قطعاً اور حقیقی اشعار شامل ہیں۔
 ☆ دنیائے اسلام میں یہ پہلا مجموعہ نعت ہے جس کے ہر شعر میں اہل بیت حضور پر نور علیہ السلام کے شہرِ پاک کا ذکر فرمایا ہے۔
 ☆ کتاب میں شہرِ کرم اور اس کے حقیقت کی بات کے قریب ہزار و تالیپ چار رنگا تصاویر بھی شامل ہیں۔ تصاویر کے لحاظ سے بھی اس کتاب کی اہمیت مسلم ہے۔
 ☆ صفحات ۴۴۔ کل وزن ۸۰ گرام۔ تصاویر آرٹ پیپر پر۔ موزون اور آسترہ شہرِ کرم کے روح پرور منظر کی دلکش تصویریں
 ☆ اہلِ حقیت کے لیے ہدیہ: صرف ایک سو روپے

ناشر
اختر کتاب گھر

اعظم منزل۔ نیشنل کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۵۰۰۳۵